

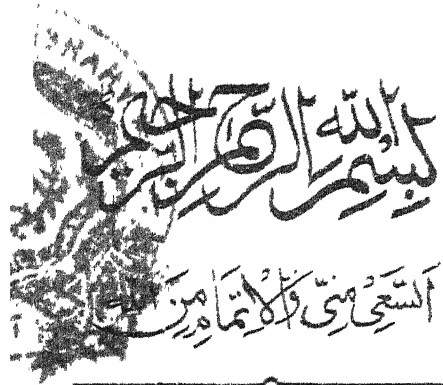
# فہرست صحت نما غلط رسالہ معیار الحیث

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	۱۲	قوت	قوت	۱۴	۱۲	علی الصباغ	علی الصباغ
۲	۴	مشائخین	مشائخین	۱۸	۸	کریجے	کریجے
۳	۱۲	طلبہ	طلبہ	۲۱	۱۲	زید	زید
۶	۳	حدیث ص	حدیث قدسی	۲۳	۵	سہ	سہ
۸	۱	بالکذاب	بالکذب	۲۳	۲۰	ہوگا	ہوگا
۸	۹	نفت	نفت	۲۲	۱۴	پہر	پہر
۸	۱۲	محمدتین	محمدتین	۲۲	۲۱	مروی	مروی
۱۱	۱۴	اخبری	اخبری	۲۶	۱۳	حقیقہ	حقیقت
۱۱	۲۱	دکائی	دیجائی	۲۶	۱۶	معتدیہ	معتدیہ
۱۲	۲۲	اون اون	اون	۲۶	۲۲	فدجوه	فدجوه
۱۳	۱۲	منازہ تہا	منازہ تہا	۲۸	۱۵	کرتا	کرتا
۱۴	۱۵	اشارہ	اشارہ	۲۸	۱۶	کرتا	کرتا
۱۶	۱۶	چاہے	چاہے	۲۸	۲۰	گناہ	گناہ
۱۶	۱۴	یرید	یرید	۲۸	۲۱	معل	معل
۱۶	۱۵	شعب	شعب	۳۹	۳	پیشدہ	پیشدہ
۱۶	۸	والدہ	والدہ	۲۹	۲۲	پرکری ہے	پرکری ہے
۱۶	۱	جناب باری	جناب باری	۳۰	۲		

۳۰	۵	عشی	عیشی	۴۰	۱۵	دستی ہو کر بخین	دستی ہو کر بخین
۳۰	۸	جسی	عسنے	۴۰	۲۰	ورنہ	ورنہ
۳۱	۳	بزدلہ	برودہ	۴۰	۲۱	حے	حے
۳۱	۱۳	بالے تھانیہ	یائے	۴۰	۲۲	یہے	۲
۳۲	۲۲	بار	یا	۴۰	۲۳	سے	حے
۳۳	۶	ابوقس زماو	ابوقس زیاد	۴۰	۲۵	یاس	پاس
۳۳	۱۱	شخینین	صحیحین	۴۰	۲۶	ماطل	باطل
۳۳	۱۱	حدیث	واقع ہو	۴۱	۱	مزانبہ	مزانبہ
۳۴	۳	حربی	جرمی	۴۱	۳	(د)	۲
۳۴	۱۹	انصاری	انصار	۴۱	۱۹	کرتے	کرتے
۳۵	۳	مین	مین	۴۱	۲۰	علماء	علماء
۳۵	۱۱	بیایے	بیایے	۴۲	۸	البوائی	البوائی
۳۵	۱۶	توری	توزی	۴۲	۱۷	سواکری	سواکری
۳۵	۲۰	ہمزہ	ہمزہ	۴۲	۱۸	منہ ہین	منہ ہین
۴۰	۵	رقی علہ	رقی علہ	۴۲	۲۰	قرآۃ	قرآۃ
۴۰	۱۰	بین الظہر	بین الظہر والعمر	۴۳	۱۱	فیقر القرآن	فیقر القرآن

### فہرست مضامین رسالہ معیار الحدیث

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	ریاجہ	۱۵	فضل دم، مراتب صحیح	۲۶	کتاب سنن ابن ماجہ اور دیگر کتب تاریخ حالات
۱	مؤلف احمد سکا فخر و اعتدالہ	۱۷	فضل دھماکتی احادیث مروجہ	۲۷	فضل ۴ کتاب جامع حدیث و روایات دی
۲	مقدمہ	۲۰	کتاب جامع صحیح مسلم و ابی داؤد	۲۹	فضل ۷ معرفت اسماء شنبہ
۵	فصل پہلی شروط طحاوی	۲۱	کتاب سنن ابی داؤد و زر	۳۷	فضل ۸ عادت ترمذی
۶	فصل دہم اشعار حدیث	۲۳	کتاب جامع ترمذی	۳۸	فضل ۹ رموز اور متفرق مسائل
۱۲	فصل دہم طعن فی الحدیث	۲۵	کتاب سنن نسائی اور دیگر تاریخ حالات	۴۵	خاتمہ مشتمل بر سند حدیث



ہمارے مقدس اسلامی مذہب کا اصولی مسئلہ یہ نہیں ہے کہ کتاب سنت  
رسول چھوڑ دی جائے اور معمولی حضرات کے اقوال و افعال پر عمل کیا جائے  
اسلامی دنیا کے ابدی بقا کے لئے مہرے دور و دشمن کتابین ایسے دئے گئے ہیں جن پر  
عمل کرنا گمراہی سے نجات پانا۔ اور منزل مقصود کے رینہ پر قدم جانا ہے۔  
یہ ماننا کہ کسی کی لاعلمی۔ یا کم علمی۔ یا کم فہمی۔ یا کم سوادى۔ ضرور مسائل کے استخراج  
عاجز ہے مگر اس کے نسبت یہ باور نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا استخراج مستنبط  
عقوبی مسائل پر عمل کرنا اصولی مسئلہ کے منافی ہو۔ میرا یہ خیالی مجرور بیان اس علم  
پر اس حد تک لائق اطمینان سمجھا جاتا ہے جس کے نسبت نظریہ پایہ اور بدنام  
عقل کی سچی شہادت مانی جاتی ہو۔ اور نقلیات میں مجرور بیانی اوٹس جہانگ  
لائق اطمینان ہو سکتی ہے جہانگ دائرہ تعلیدی ہے یا صرف میدان جہانگ  
میری اس تمہیدی تقریر سے یہ بات صاف طور پر ثابت ہو سکتی ہے کہ میرا  
کو لازم ہے کہ کتاب و سنت پر عمل کرے اور بصورت عدم معلومات اصولی استنباط  
و عدم غوت استخراج مسائل شرعیہ مستنبط مسائل پر عمل کرے کو نامناست خیال کرے  
اس ف کا نام محمد مصطفیٰ بن رسولی قاضی محمد رکن الدین احمد قادری  
نقشبندی۔ سہروردی حیشی۔ حنفی۔ بن قاضی مولوی محمد شریف الدین  
احمد العوف قاضی شکر احمد قاضی سرکار پیشہ ضلع اورنگ آباد

خداوند  
موفق و  
موفق

صوبہ حجبہ بنیاد۔ جعل اللہ الحجة فتواہما

مجھے اس بات پر زیادہ فخر حاصل ہے کہ یہ رسالہ ہی میری اسلامی پادشاہ پابند اصول شریعت مصطفوی۔ نافذ احکام اور نوامی۔ پیروی خلفاء راشدین تبع صحابہ متطہرین۔ عقیدت مند اولیاء کرام۔ ارادت مند شاہین ذی الاحترام حافظ حق العباد خائفہ اور کفر و الحاد۔ عفو کیش۔ رافت منش سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان سپہ سالار فتح جنگ مظفر الملک نظام الملک نظام الدولہ آصفیہ نواب میر محبوب علی خان بہادر خلد اسد ملکہ و سلطنت و ظل ظلال علی روس و عباد الی یوم التناہد۔ کے عہد مبارک میں مکمل ہوا اور میر تباد عالم باعمل فاضل اکمل۔ فقیہ المثل۔ عیدم البدل۔ وحید العصر فید الدہر عظیم نظام جبر قہقام۔ حاوی علوم نقلی جامع علوم عقلی مولانا مولوی محمد منصور علی صاحب مراد آبادی سلمہ بہادی مصنف فتح البین صدر مدرس مدرسہ دینیہ حیدر آباد کن۔ صانہ السعین الشرف العین کے نظر فیض اثر سے گذرا اور ہم ماہ جمادی الاول ۱۳۲۶ روز چہار شنبہ سے طبع ہونے لگا۔

خاص ماسرین فن حدیث اور واقفین اصول اور عام طبہ سے یہ عذر کیا جاتا ہے کہ اگر اس سالہ میں کہیں غلطی پالین یا میری کم استعدادی کی وجہ سے کوئی غلطی کو ملاحظہ کر لیں تو ضرور دینی کام اور علمی خیال پیش نظر رکھ کر اسکی اصلاح فرمائیں اور دوسرے طبع میں اسکا لحاظ رکھیں۔ قوم اور ہمارے آنے والے اسلامی نسل کو اپنے دینی اصول سے مالوف بنائیں اعتراضات اور طبع آزمائی سے تقصیر نہ کریں۔ وہا من انسان الاقل نفسی وہا من فعل الاقل قد خطا واما توفیقی (لا باطلہ بحسبی) اللہ وفعیر الوکیل وفعیر المولی وفعیر النصیر یہ رسالہ حکام (معيار الحديث) ہے ایک مقدمہ (رو) فصلیں اور ایک خاموشی شمل ہے

مقدمہ

جس میں چند ضروری باتیں حسبے علی بیان کئے جائیں گے



رسول - انسان کی اوس اکل فرز کا نام ہے جسکو جناب باری نے مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے لئے بھیجا ہو۔  
صحابہ - اوس مقدس گروہ کا نام ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کی حالت میں ملاقات کی ہو۔ اور اسلام ہی کی حالت پر انتقال فرمایا۔

صحابہ جبرین - اوس مخصوص گروہ صحابہ کا نام ہے جنہوں نے بوجہ استیلاء کفار مکہ مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی۔  
انصار - اون مخصوص قبیلہ عرب کا نام ہے جنہوں نے انحضرت صلعم سے بیعت کی اور ہر حال میں نصرت و جان نثاری کا اقرار فرمایا۔  
تابعین - اون برگزیدہ جماعت کا نام ہے جنہوں نے صحابہ کرام کی ملاقات ایمان کی حالت میں کی ہو اور اسلام ہی کی حالت پر خاتمہ ہوا ہو۔  
علم حدیث - وہ علم ہے جس سے قول و فعل - و حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالاستنباط معلوم ہو جائے۔

موضوع - حضرت گرامی کی ذات مبارک ہے صلی اللہ علیہ وسلم و اضع حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔  
فائدت - سعادت دارین کو پہنچنا۔

سند - طریقہ حدیث کا نام ہے جسکو راوی روایت کرتا ہے۔  
یعنی وہ طریقہ ہے جو متن تک پہنچا دیتا ہے۔  
متن - جس تک سند بنتے ہو۔

۱۔ جو حضرات زمانہ مبارک کو جاہلیت میں پائے۔ اور صحابہ کرام کے زمانہ میں مستر باسلام ہوئے۔ اون حضرات کے صحابیت میں اختلاف ہے ۱۲  
۲۔ عمل بالحدیث و توفیق علیہ ہے تحقیق سعادت دارین کے لئے خواہ بالذات ہو

**جامع** - اصطلاح محدثین میں اسکو کہتے ہیں جس میں جمیع اقسام کے احادیث پائے جائیں جیسے جامع ترمذی -

**مسند و مسانید** - اسکو کہتے ہیں جس میں احادیث علی سبیل ترتیب صحابہ بیان کئے جائیں -

**معجم** - اسکو کہتے ہیں جس میں احادیث علی سبیل ترتیب شیوخ مذکور ہوں -

**اجزأ** - اسکو کہتے ہیں جس میں شخص خاص کے مرویات جمع کئے گئے ہوں

**سنن** - اسکو کہتے ہیں جس میں صرف احکام بیان کئے جائیں جیسے سنن ابن ماجہ و سنن البوہاری و سنن نسائی و سنن دارمی -

**سکیر** - اسکو کہتے ہیں جس میں تاریخی احادیث مروی ہوں -

**تفسیر** - اسکو کہتے ہیں جس میں قرآن مجید کی تفسیر کے متعلق احادیث مروی ہوں جیسے تفسیر مزویہ - و تفسیر ولیمی وغیرہ -

یعنی احادیث عقائد اور احادیث احکام اور احادیث فاق اور احادیث دلائل و شریک و سہم و قیام و قعود اور وہ احادیث جو تفسیر قرآن اور تاریخی امور اور سیر اور فن اور مناقب مشائخ کے متعلق حدیثیں ہوں ۱۲

۱۳ **ترتیب صحابہ عام** اس کے حروف تہجی کے موافق ہوا یا سوانق اسلام کے یا شریعت نبوت کے موافق ہو۔ عجاۃ

۱۴ **ترتیب حروف تہجی** کے موافق ہوا یا فضیلت کے لحاظ سے

۱۵ **عام** اس سے کہ وہ شخص طبقہ صحابہ میں یا طبقہ تابعین یا تبع تابعین میں ۱۶

۱۷ **یعنی احکام** سے وہ احکام مراد ہیں جو باب الطہارت سے احکام و مسائل ہیں

۱۸ **سائل علی ترتیب** فقہ بیان کئے گئے -

۱۹ **سیر کے دو قسم** ہیں۔ پہلی بد الخلق جس میں پیدائش انسان فریضہ و حیوانات و جن و ملائک و انبیاء سابقین و امت کے گزشتہ کے متعلق احادیث وارد ہوں

دوسری قسم سیر صحابہ و صحابہ کرام و اہل عظام کے متعلق احادیث مروی ہوں جیسے سیرۃ ابن ہشام ۲۰

علم ادواب - اوسکو کہتے ہیں جس میں اکل و شرب و سفر و قیام وغیرہ کے متعلق احادیث مروی ہوں۔

علم سلوک - اوسکو کہتے ہیں جس میں تہا کی احادیث مروی ہوں۔  
علم مناقب - اوسکو کہتے ہیں جس میں فضائل و مناقب کے متعلق احادیث وارد ہوں۔

علم فتن - اوسکو کہتے ہیں جس میں احادیث فتن وارد ہوں۔  
اربعین - اوسکو کہتے ہیں جس میں چالیس حدیثیں ایک باب میں آیا ابواب متفرقہ میں ایک سند یا اسانید متعددہ جمع کئے جائیں۔  
ترجمۃ الباب - احادیث کو اون کے موافق تطبیق دینے کا نام ہے۔

## فصل پہلی شرط راوی میں

وہ حسب ذیل چار ہیں

(۱)	شرط اسلام	(۱)
(۲)	ایضاً عقل	(۲)
(۳)	ایضاً ضبط	(۳)
(۴)	ایضاً عدالت	(۴)

(۱) عقل بدن انسان میں ایک ہر محرز ہے جو اشیا و غائیہ کو بالواسطہ اور بلاواسطہ کو بالمشاہدہ و کراہت

(۲) ضبط راوی اوسوقت معتد بہ ہوتا ہے جب کہ وہ بحال نشیہ (۱) شہیاد کا (۲) حفاظت

شرط سے متصف ہو۔ (۳) یقین۔

(۳) راوی کا عادل ہونا اوسوقت معتبر سمجھا جاتا ہے جب (۱) بالغ

اوس میں حبشہ پانچ شرطیں پائے جاتی ہوں۔ (۲) عاقل

اور ان شرط کی پوری پوری باتیں اور تعریفات ہم نے اپنے (۳) مسلم

رسالہ اصول فقہ میں بیان کیا ہے۔ (۴) متق

(۵) ذی خلق و مروت

## فصل (۲) اقسام حدیث کے بیان میں

احادیث کے اقسام متن و سند وغیرہ کے اعتبار سے ہوا کرتے ہیں جس کی تفصیل  
۱ حدیث صدوقی وہ حدیث ہے جس میں جناب باری کی روایت ہو جیسے قال اللہ  
سبحانہ تعالیٰ یوسف بنی ابن ادریس اللہ  
وانا اللہ - ۲۸

۲ قولی وہ حدیث ہے جسکو آپ نے زبان خود فرمایا ہو جیسے  
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا

۳ فعلی وہ حدیث ہے جسکو آپ نے بذات خود کیا ہو جیسے  
رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل کذا

۴ تقریری وہ حدیث ہے جسکو آپ کرتے دیکھیں اور مناسب  
نہ سمجھا ہو جیسے نفعل ین ید یہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کذا -

۵ مرفوع وہ حدیث ہے جسکی اسناد آپ تک پہنچتی ہو -

۶ موقوف وہ حدیث ہے جسکی اسناد صحابہ کرام تک  
پہنچتی ہو جیسے قال عباس کذا

۷ محدثین کے پاس خبر حدیث کے مرادف بانی جاتی ہے جیسے سنت اور  
تفضل مرادف حدیث ہے پس باین معنی دونوں میں نسبت مساوات کی ہوگی - یعنی جہاں  
حدیث صادق آئیگی وہاں خبر صادق آئیگی وبالعکس ایک مذہب یہ بھی ہے  
کہ حدیث منقول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں - اور منقول عن الغیر  
کا نام خبر ہے - پس باین معنی ان دونوں میں نسبت بعام خاص مطلق  
کی ہوگی - جیسے ہر حدیث خبر ہو سکتی ہے اور عکس ضرور  
نہیں ہے

- ۷ حدیث مقطوع وہ حدیث ہے جسکی اسناد تا بعین تک پہنچتی ہو جیسے قال اعمش
- ۸ متواتر وہ حدیث ہے جسکی نسبت بوجہ کثرت رواۃ ثقہ ہر طبقہ میں
- ۹ مشہور - وہ حدیث ہے جسکی دو سے زیادہ ہر طبقہ کے راویوں نے روایت کی ہو۔
- ۱۰ صحیح لذاتہ - وہ حدیث ہے جسین شرائط مذکورہ پائے جائیں۔
- ۱۱ صحیح لغيرہ - وہ حدیث ہے جسکی اسناد میں بعض شرائط مذکورہ نہ پائے جائیں مگر کسی حد سے جبر نقصان اسناد ہو جائے
- ۱۲ حسن لذاتہ وہ حدیث ہے جسکی اسناد میں جبر نقصان کسی دوسری وجہ سے نہوا ہو۔
- ۱۳ حسن لغيرہ - وہ حدیث ضعیف ہے جو متعدد طریقوں میں مروی ہو
- ۱۴ معلق - وہ حدیث ہے جسکی ابتداء اسناد سے کوئی راوی گرا ہو
- ۱۵ مفصل - وہ حدیث ہے جسکی اسناد اسناد پر پیسے دو راویوں کو ملے
- ۱۶ مرسل (۱) وہ حدیث ہے جسکی راوی تا بعین آخر اسناد گری ہو
- ۱۷ منقطع - وہ حدیث ہے جسکی راوی ایک یا زیادہ غیر موثق گری ہو

(۱) موقوف و مقطوع کو اکثر ہی کہتے ہیں۔ ۱۲

(۲) خبر متواتر کے متواتر ہونے کی تعداد بعض نے ۴۷ شخصوں اور بعض نے ۵۰ اور بعض نے ۷۰ اور بعض نے ۱۰ اور بعض نے ۱۲ اور بعض نے ۲۰ اور بعض نے ۷۰ اور بعض نے اس کے سوا مقرر کیا ہے۔ اور ہر ایک نے اپنی اپنی دلیل قائم کی ہے۔

(۳) ارسال میں مہمصری شرط ہے اور ملاقات بھول الکلیف ورامام صاحب رحمہ اور امام ما کے پاس حدیث مرسل مطلقاً مقبول ہے اور امام شافعی رحمہ کے پاس وقتیکہ وہ کسی اور وجہ سے قوت نہ پائے مقبول نہیں اور امام احمد کی اس مسئلہ میں بقول ہیں

- ۱۸ حدیث منوع - وہ حدیث ہے جسکو راوی مطعون بالکذائب نے روایت کیا ہو
- ۱۹ " متروک - وہ حدیث ہے جسکو راوی کو حد میں جہش کی تہمت لگی ہو
- ۲۰ " منکر - وہ حدیث ہے جسکو راوی ضعیف کے مخالف نے روایت کیا ہو
- ۲۱ " معطل - وہ حدیث ہے جس کے اسناد میں کوئی ایسی باریک علت ہو جس کے سبب سے صحت حدیث میں نقصان سمجھا جاتا ہے۔
- ۲۲ " علاج - وہ حدیث ہے جس میں راوی اپنے یا غیر کے کلام کو وضاحت معنی یا تقدید مطلق یا بیان نعت کے غرض سے بڑھا دیا ہو۔
- ۲۳ " مغلوب - وہ حدیث ہے جس کے راویوں کے نام مقدم ہو خرمو جائیں جیسے (عن حماد بن کعب و کعب بن حمزہ)

(۱) جس کسی کی غلط بیانی یا کثرت غفلت یا کثرت مسق محدثین کے پاس ظاہر ہو جائے تو ان جہزاً کی حدیث محدثین کے پاس منکری سے بیانی جاتی ہو۔ نمبر ۲۰ نمبر ۲۱ اور ایک نمبر ۲۲ جو اقسام احادیث بیان کئے گئے ہیں ان احادیث کو علماء محدثین روایت کے مکشوف الحال ہونیکے وجہ سے اسباب عن فی الحدیث سے شمار کرتے ہیں۔ اور جاب لینا لہو شاہ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث ہلوی مضطرب کی یہ تعریف کی ہے (مضطرب حدیث ہے جس کے اسناد یا متن میں اختلاف واقع ہو اور اختلاف کے یہ معنی ہیں کہ جو راوی مقدم تھا وہ مؤخر ہو جائے یا بالعکس یا کچھ کم تھا وہ زیادہ ہو جائے۔ یا بالعکس یا ایک راوی کی جگہ دو راوی یا ایک متن کی جگہ دو متن یا زیر کی جگہ زیر یا زیر کی جگہ پیش یا سکون کی جگہ کوئی حرکت یا حرکت کی جگہ سکون رکھا جائے یا الفاظ کی تغیر یا متن یا اسناد کا اختصار۔ یا حذف یا غیرہ واقع ہو جائے (دیکھو رسالہ موصوف)

۲۴ حدیث چھینکے وہ حدیث ہے جس کے اسناد متصل ہیں

کوئی ایک راوی زیادہ کر دیا جائے

۲۵ مضطرب - وہ حدیث ہے جسکی دوبارہ روایت پہلے

روایت کے مخالف ہو (منجتمہ الفکر) صفحہ ۲۴

حاشیہ ۱۲ قول سخاوی (مگر ہو)

۲۶ متصل - وہ حدیث ہے جس کے اسناد میں سے کوئی راوی

۲۷ مدلس - وہ حدیث ہے جسکا راوی اپنے شیخ کو کسی غرض

سے چھپائے اور شیخ الشیخ سے روایت کرے

مگر ایسے الفاظ میں جس سے سماع کا وہم ہو سکتا ہو

۲۸ متابع - وہ حدیث ہے جسکو ایک راوی نے کسی دوسرے

راوی کے موافق روایت کی ہو -

۲۹ شائبہ (۲) ایضا

۳۰ ضعیف - وہ حدیث ہے جس کے اسناد میں (رواۃ متصل نہیں)

(۱) تدلیس میں اصل شیخ کی ملاقات شرط ہے - مدلس کی روایت میں نہیں کاغذ تھا

(۲) متابعت سے صرف تائید و تقویت سمجھی جاتی ہے - اسکو بلازم نہیں کہ اصل حدیث کے ساتھ

مرتبہ میں ہی مساوی ہو جائے اور یہ متابعت کہی نفس ہی میں ہو کرتی ہے اور کہی نفس شیخ میں

اور جو متابعت کہی نفس ہی میں ہو کرتی ہے اور وہ نسبت شیخ کے متابعت کے نہیں ہوتی

اور کامل سمجھی جاتی ہے اور متابعت میں شرط اس بات کی مانی جاتی ہے کہ وہ حدیث فی الواقع

دو حدیثیں ایک ہی راوی سے ہوں گے یہ قول اس قول سے مرع نہیں سمجھا جاتا جس میں یہ

مخصوص کر دیا ہے کہ اگر موافقت صرف نفلوں ہی میں ہو تو اس حدیث کو حدیث متابع

کہتے ہیں اور اگر صرف معنی ہی میں موافقت پائی جاتی ہو تو اسکو حدیث شائبہ کہتے ہیں عام

اس سے کہ یہ حدیث شخص واحد سے مروی ہو یا کئی سے - قول فیصل یہ ہے کہ ان

دونوں میں اتحاد ذاتی اور تعبا کراعتاری ہے ۱۲

۳۱ حدیث مصحف - وہ حدیث ہے جس میں تغیر لفظ یا حرکات

وسکناات ہو جیسے (من صام رمضان واتبه  
ستاً من شوال) کی حدیث میں ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم نے  
(ستاً) کا (شیئاً) بشین معجہ ویائے تحانیہ بنا دیا

محرف - وہ حدیث ہے جس میں تغیر شکل ہو جیسے جعفر

جعفر پہلے بن ساد مہملہ ہے اور ووسری میں  
فارس الرا المہملتین - یا ابی کا ابی بالاضافہ  
مروی ہو جائے۔

مختلف - وہ دو حدیثیں ہیں جن میں بظاہر تضاد ہو اور

نفی تضاد کے ساتھ جمع ہو جائے - کیجائے  
معنعن - وہ حدیث ہے جسکی تمام سائیں (بلفظ عن) روا

(۱) صاحب خلاصہ نے حسب اقسام تصحیف بیان کئے ہیں (۱) تصحیف بالبصر خواہ  
تن میں ہو جسکی مثال اوپر گندی خواہ سند میں ہو جیسے یحییٰ بن معین حرا جہد الراعی  
المہملہ والجمیم المجمعہ کو حرا جہد الراعی المجمعہ والحاوی المہملہ کے ساتھ  
تصحیف کیا ہے (۲) تصحیف بالسمع خواہ سند میں ہو جیسے عاصم الاحول کی تصحیف اصل  
الا حدیب کے ساتھ کی گئی - خواہ تن میں ہو جیسے زجاجہ بالزاد البجہ کی تصحیف  
جاجہ بالذال المہملہ کے ساتھ کر دی گئی۔

(۳) تصحیف معنایہ صحیح حدیثوں میں وارد ہے کہ (انہ مسلم علی اے عنقریب)  
اور طوسی نے یہ خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز قبلہ سے  
طرف غنیمہ کے پٹھے - اس قسم کا تبدل و تغیر اکثر باہم محدثین  
میں عداوت سے استخوان ہو کر تاہم صحیح بخاری اور عقیلی کے  
باہم ہو سبے مگر یہ تبدل و تغیر دماغی طور پر کرنا سخت نا جائز ہے - جب  
استخوان ہوا - دیا جا -



۳۵ حدیث مسلسل (۱) وہ حدیث ہے جسکی روایت میں تابع رجال کا حضرت

گرامی تک ایک ہی طریقہ سے مروی ہو۔ مثلاً لفظ سمعت

یا أخبرنا باللہ یا اخذ بیہما (علیٰ بن اسلمی بن ہار

میں ایسے ہی الفاظ ہوں جیسے سمعت فلا نا

بقول سمعت فلا نا بقول سمعت فلا نا بقول

سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا یون مری

ہو۔ أخبرنا واللہ فلاں قال أخبرنا واللہ فلاں

قال أخبرنا واللہ فلاں قال أخبرنا واللہ رسول

صلی اللہ علیہ وسلم و قس علیہ البواقی (۲)

محفوظ - وہ حدیث ہے جسکو راوی ثقہ کے خلاف دوسرے

راوی ثقہ نے روایت کی ہو۔

ایضاً

شاذ

غریب - وہ حدیث ہے جسکو شخص واحد نے روایت کی ہو۔

عزیز (۳) وہ حدیث ہے جسکو دور راوی و شخصوں نے روایت کرین

جہتم (۴) وہ حدیث ہے جسکی سند میں (اخبار شیعہ یا حدیثی رجل

کے واقع ہو۔

(۱) حنیفہ میں جو مسلسل میں مروج ہیں (۱) صنف سمعت النبی و اجری (۲) قرأت علیہ (۳) قری

علیہ اناسیع (۴) انبائی (۵) تاوینی (۶) شافعی (۷) کتب الی (۸) لفظ عن یا اور کوئی

جس سے سماع یا عدم سماع اور اجاز کا احتمال ہو منجندہ الفکر

(۲) فی الواقع یہ دونوں حدیثیں آپس میں اتحاد ذاتی اور تغایر اعتباری رکھتے ہیں یعنی جس روایت کے

دور راوی ثقہ مانے جاتے ہوں ان میں جہتم کی طرح سب سے پہلے جہتمی ہی کو کوٹھوٹ کر دینا چاہیے اور پھر کوٹھوٹ

(۳) اسکے بہرہ منی میں کہ ہر قرن میں ایک حدیث کو کم از کم دور راوی کم از کم دو شخصوں نے روایت کر چکی

(۴) حدیث جہتم قبول نہیں مگر بشرط صحابہ و بعض (حدیثی ثقہ یا حدیثی عدل) کے خلاف

ہی اور وہ جب خیار ہی کہ قبول کیا جائے کہ نہ کہ نہیں ہے کہ اسکی نقابیت و سکی اعتقاد ہی ہو نہ نفس ہی



کی کنیتیں ایک ہی ہو اور اشخاص مختلف

منفق ہوں یا نقطاً مختلف (۳)

متفق ہوں اور اسامی اباروات نقطاً مختلف

ایڈیٹورس

راوی صغیر سے روایت کی ہو۔

راوی کبیر سے روایت کی ہو۔

اور المسفق والمفروقین دور اویون کے باہمی اسما کا اتحاد ثابت ہوتا ہے اور باہمی

استخداً اس طرح ہوگا کہ ان دونوں راویوں کا نام ایک ہی بار اور ان دونوں کے نام اور ان دونوں کے باپ کے نام

ایک سو (۱) اور (۱) دونوں نام اور (۱) دونوں کے باپ کے نام اور (۱) دونوں کے دادا کے نام ایک سو (۱)

یا اون دونوں کے نام اور ان دونوں کے باپ کے نام اور ان دونوں کے دادا کے نام اور ان دونوں کے دادا کے دادا کے نام

اگرچہ (حدیث مہمل میں جس قدر احتیالات تھے وہ یہاں ہی ملحوظ میں

(۲) اسکا راۓ سے عوام مراد ہے یعنی راوی باب جو یاد آدا۔ نقاب جو یا کنیت

(۲) نقطی اختلاف جو جسے (یکی) بیای تہانہ دھاری مہل اور (دو) نون و بچہ سمجھیں یا شکلی اختلاف جو

(مشتی محمد بن نعمان) بشین معیجہ حاضی معلوم اور (سید علی) بن نعمان بسین معلوم و جمیع معیجہ استناد بخاری

(۴۷) صغیر کے بہ معنی میں کہ وہ راوی (سن) یا (تعا) یا (تقدیر طبقہ) یا (یات علمی) یا (قوت حافظہ)

مین کم مانا جاتا ہو۔ مثلاً روایت باب کی بیٹے سے اور صحابہ کے تابعی اور استاد کی شاگرد سے اور تابعی کی تابع ہو

قبل سے سمجھی جاتی ہے۔

حدیث میں ملے ہوئے ذیل ہو سکتا ہے

- (۱) بدعت (دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی نئی چال چلنا اور بدعتی اور مطیع نفس اور ارباب مذاہب باطلہ (مثل خارجی و تدری و تشیعی و رافضی و غیرہ وغیرہ) کی مردمانی جارحیت احتیاطاً مقبول نہیں سمجھے جاتے ہیں۔
- (۲) نمبر (۱ او ۲ و ۳ و ۴ و ۵) کی رو سے ناوہی کی عدالت پر طعن ہو سکتا ہے جیسے نمبر (۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰) کے دستے ناوہی کا ضبط مطعون ہوتا ہے

## فصل ۴۴ مرتب صحیح

جسکو شرف تقدم اضافی حاصل ہے

وہ حسب ذیل (۱) تقسیم ہیں

قسم ۱	جسکو حضرت بخاری اور مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا ہے
۲	جسکی تخریج صرف حضرت بخاری سے ہوئی ہو
۳	جسکی تخریج حضرت مسلم سے ہوئی ہو
۴	جسکی تخریج شیخین کے شروط پر ہوئی ہو
۵	جسکی تخریج صرف شرط بخاری سے ہی پر ہوئی ہو
۶	جسکی تخریج صرف مسلم سے ہی کی شرط ہوئی ہو
۷	جسکی تخریج شروط شیخین پر نہ ہوئی ہو

علماء محدثین کے پاس یہ امر طے شدہ ہے کہ کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب ایسی نہیں جو پایہ صحت کو پہونچے مگر کتاب صحیح بخاری اور مسلم۔ اور ان کے صحت کا منشا یہ ہی سمجھا جاتا ہے کہ اوہون نے اوہون راویوں کے شروط طے کیے کچھ قائم کئے جسے ناگزیر اودن کا وثوق ماننے کے لائق ہے اور جب ان ہی شروط پر کسی اور احادیث کی تخریج ہوئے تو وہ ہی احادیث صحیح ہیں۔ پہونچ سکتے ہیں اور شروط شیخین میں اختلاف ہے اور وجہ اختلاف یہ سمجھی جاتی ہے کہ اوہون نے اپنی ذاتی تصنیفات میں کہیں صحیح کی انکی اور نہ کسی غیر کتابوں میں مسلم بند کیا اب جب قدر شروط متحقق ہوئے ہیں وہ صرف انکی کتاب میں اور تصنیفات کے دیکھنے اور تتبع کرنے سے یقینی حصر کا کافی اطمینان نہیں دلاتے اس لئے جب قدر سیر ہوئے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) نمبر ۱ کو متفق علیہ ہی کہتے ہیں۔ اور احادیث متفق علیہ (۲۳۳) ہیں واپس لو لیا۔

(بخاری رحمہ کے پاس حدیث کے صحیح ہونیکے لئے یہ تین شرطیں ہیں)

شرط	۱	حدیث متصل الاسناد ہو۔
"	۲	طول ملازمت ہو۔ <sup>(۱)</sup>
"	۳	راوی طبقہ اولی کا مشہور ثقہ ہو۔ <sup>(۲)</sup>
"	۴	راوی سے مروی عنہ کی ملاقات ہو۔
(مسلم رحمہ کے پاس حدیث کے صحیح ہونیکے لئے یہ تین شرطیں ہیں)		
شرط	۱	حدیث متصل الاسناد ہو۔
"	۲	از ابتدا تا انتہا روایت ثقہ ہوں
"	۳	روایت ہم عصر ہوں۔
"	۴	روایت مشہور ہوں
"	۵	شذوذ و علت سے سالم ہو۔

یا شرط شیخین سے مخصوص رجال مراد ہیں۔

(۱) طول ملازمت کے یہ معنی ہیں کہ راوی اپنے شیخ کی خدمت میں سالہائے سال سفر حضار کا جو جیسے عقیل بن خالد اور یونس بن حریذ اور سفیان عینی اور سعید بن ابی حمزہ (۲) مشہور ثقہ سے یہ مراد ہے کہ راوی مسلم صادق مدلس ہو نہ تخطی ہو اور صفات عدالت سے متصف ہو اور ضابطہ اور تحفظ سلیم الذہن قلیل العہم سلیم الاعتقاد ہو۔ گو یہ شرط مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہی ملحقین مگر فرق اس قدر ہے کہ وہ مسلم رحمہ طبقہ اولی کے راوی اور طبقہ ثانیہ کے راوی جیسے اوزاعی اور لیث بن سعد بن ابی ذئب اور طبقہ ثالثہ کے راوی جیسے جعفر بن عرفان اور سفیان بن حسین اور اسحاق بن یحییٰ کلبی۔ اور طبقہ رابعہ کے راوی جیسے زعم بن صالح اور معاویہ بن یحییٰ صدیقی۔ اور طبقہ خامسہ کے راوی جیسے عبد القدوس بن حبیب حکیم بن عبد اللہ اور محمد بن سعید صلوبی وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور بخاری رحمہ اولی کے مشہور صحابہ اور ہی تعلیقات میں طبقہ ثانیہ کے راویوں جو متصف بقائماندہ ہیں۔

## فصل (۵) کتب حدیث و جہ کے بیان میں

وہ حسب ذیل (۶) میں

(۱) کتاب جامع صحیح بخاری

(بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر تاریخ حوالہ)

بخاری کے مصنف ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزیزہ گیارہویں طبقہ سے شمار کئے جاتے ہیں۔  
یہ صاحب بخاری کے رہنے والے شافعی مذہب کے پابند ۱۷ شوال ۱۹۷ھ میں پیدا ہوئے۔ لڑکپن ہی میں آنکھیں کھولیں جس سے ان کے والد کو سخت پریشانی ہوئی اور ان کی دعاؤں اور فتنیں سنائیں۔ حسن دعا کا یہ اثر پڑا کہ (ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو کسی دن خواب میں دیکھا کہ آپ علیہ السلام (فرماتے ہیں کہ جناب اللہ تعالیٰ میرے لڑکے کی آنکھیں کھول دیں) دعاؤں کی بدولت سرفراز فرمائے ہیں) وہ علی الصباغ اٹھ کر دیکھتے کیا بین کہ لڑکے کے دونوں آنکھیں نہایت نور بشارت کے آئینہ تاب کے ساتھ چمک رہی ہیں بشارت کا نور ظاہری اور حسن نیت کی سچی تعمیر تھی۔ مگر حقیقت میں خدائے بشارت باطنی کا بڑا حصہ عنایت فرمایا تھا جس سے محمدی شریعت کا ٹٹا ٹا چرغ روشن ہو گیا۔ کم سنی سے حدیثوں کے یاد کرنے کا شوق اور علماؤں کے صحبت میں بیٹھنے کا ذوق یقیناً لاتا تھا کہ (یہ لڑکا ہونہار ہے) سولہین سال اس کی ساری کتابیں اور دیکھ کے پورے نسخے اور لاکھوں حدیثیں یاد رکھے اور گروہ طلبہ چشمہ فیض سے شاداب محسوس۔ اپنی زندگی میں ۵۰۰۰ (۹۰۰۰) طلبہ کو نعمت عظمیٰ عطا سے سرفراز کیا۔ صحیح بخاری کی ہر حدیث (غسل اور شفعہ) کے ساتھ لکھے جاتی ہیں۔  
شیخ کے ادب کا کافی ثبوت ہے۔

شیخ کا حافظہ حسرت کے لائق تھا چنانچہ حامد بن اسمعیل مداح بنے۔ حضرت بخاری رحمہ اللہ سے یہ بات کہی کہ (آپ اپنی عزیز اوقات کا بڑا حصہ بیکار سمیع ہلاکت میں کیوں ضائع کرتے ہو۔ دوات رکھتے ہو نہ قلم۔ کچھ یاد کرتے ہو نہ مکرار۔ لکھتے ہو نہ دیکھتے ہو۔ پہرا حدیث کا سنانہ سنا فائدہ ہی کیا دیگا) جب آپ کے ہم درس شیخ دوات و قلم کے رکھنے پر سخت مجبور کیا بخاری رحمہ اللہ نے کسی دن کے بعد جواب دیا کہ میں اپنی عزیز اوقات کے ضائع کرنے کے غرض سے نہیں آتا بلکہ تحصیل علوم منظور ہے۔ آپ کو اگر میرے حافظہ کا موازنہ کرنا منظور ہے تو بوسم اعدا اپنے صحیح لکھے ہوئے کتابوں کے ساتھ مقابلہ کر لیجئے۔ جس سے میری تصنیع اوقات کا کافی ثبوت مل جائیگا۔

پھر تو یہ آن پڑی کہ حامد بن اسمعیل نے اپنے (۱۵۰۰) ہزار صحیح لکھے ہوئے حدیثوں کو شیخ کے پاس سے درست کئے۔

شیخ کو دوا کہہ غیر صحیح اور ایک لاکھ صحیح کافی اطمینان کے لائق حدیثیں یاد ہیں صحیح بخاری میں (۷۷۵) جس میں (۶۷۰۰) بلا تکرار۔ اور (۳۷۵) مکرر ہوئی۔ شیخ کی خبر تنگ میں جو سفر قند سے دو کوس پر واقع ہے شب شنبہ عید الفطر کی رات عشا کے وقت فات ہوئی اور غرہ سوال شدہ کو نماز ظہر کے بعد شیخ کی تجویز و تکفین کی گئی۔

مخصوص جہ شیخ کی خزانہ میں رونق افروزی کی یہ تھی کہ امیر بخارانے شیخ کو اپنے لڑکوں کی تعلیم کی غرض سے مجبور کیا۔ شیخ محتاط آدمی تھے۔ علم حدیث امیر کے گھر جا ڈیوانے کو نامناسب سمجھا۔ اور جا بجا یہ تحریر کی کہ میں علم حدیث کو ذلیل نہیں کر سکتا اگر سچے اپنے لڑکوں کی تعلیم منظور ہے تو یہاں حدیث کے متعدد حلقہ ہوتے ہیں شریک کرو ان کو نامناسب نہ سمجھے امیر نے یہ جواب دیا یہ تحریر کی کہ میرے لڑکوں کا منصبی اقتضا یہ نہیں ہے کہ معمولی لڑکوں کے ساتھ مل بیٹھیں اور درس و تدریس میں اپنے عزیز اوقات کو صرف کریں۔



ہاں اگر یہ ہو سکے کہ تعلیم کے وقت کوئی معمولی طالب العلم نہ رہے اور خصوصاً  
امیر زادے ہی متغیض ہوں اور نقیب چوہدر شاگرد پیشہ دروازے پر درست تہ  
کھڑے رہیں اور جیکو آنے نہ دیں۔ تو البتہ میں اپنے سچے دل سے لڑ کون کے  
بہنچنے میں دریغ نہ کروں گا۔ شیخ کو یہ ناگوار گذرا پہراک ایسا سو کہا سا کہا جوا  
سنایا کہ یہ علم ہی کسی معمولی آدمی کی میراث نہیں بلکہ پیغمبری میراث ہے  
جس کے سارے میراث مستحق ہے۔ مجھے تعلیم نہیں ہو سکتی قصور معاف کسی کو دیکھئے  
امیر کو اس عدول حکم کی سخت رنج رہا۔ اپنی جگہ رویا۔ پیشا۔ دل میں گرہ بند کی  
موقع تاکا کیا آخر کچھ نہ چلا سو جہی تو یہ ہو جہی کہ شیخ کے نصائیف مذہب  
و احتیاد میں طعن و تخطی کرنی چاہئے۔ علماء ظاہر کو جمع کر کے طعن و تخطی شروع کی  
شیخ کی بد چلنی کی نسبت محض تیار کر لئے جس سے شیخ کو ناگزیر بخارا جانا پڑا۔  
مگر شیخ کی پر زور بد دعا کا یہ نہ پڑا کہ تھوڑے ہی زمانہ میں امیر بخارا کی معزولی کا  
حکم صادر ہوا اس بد وضعی کے ساتھ کہ امیر بخارا کو گدھے پر سوار کر کے سارے  
شہر کے گلی کوچہ گہا کر خدمت سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اور جب قدر علماء ظواہر  
نے ہمارے شیخ کی نسبت بدینتی کا کامل حصہ بدول فرمایا تھا اوس قدر  
خوار و ذلت کا پورا حصہ پایا۔ یہ شیخ کی خراب معمولی نہ سمجھ جائے یہ وہ  
فات مقدس ہے جس کے انتظار میں خباب سرور کائنات مع اصحاب کبار منتظر  
سر راہ تشریف فرما تھے۔

قصہ یہ ہے کہ کسی بزرگ نیر علی لواحد کا بیان ہے کہ میں خباب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم  
خواب میں دیکھا کہ آپ مع صحابہ کرام سر راہ کسی کے منتظر سے تشریف فرما ہیں۔ میں  
ادب قرآن اسلام بجالا کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں آپ صحابہ کرام منتظر  
میں حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک سچے دوست کے انتظار میں کھڑا ہوں اور وہ  
محمد بن اسماعیل بخاری ہے، عرض شیخ بخاری سے پہلے پہل پیشا پور تشریف لیگے پھر ان سے  
خبر تک پہنچا رہا تھا کہ سدا سے۔ انا لله وانا الیہ راجعون

## ۲ کتاب جامع صحیح مسلم شریف

مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر تاریخی احوال

مسلم کے مصنف ابو الحسن مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورمین کو شہادہ القیسری بن یثرب اور کوفہ کے  
مذہب شافعی کے پابند ۲۸۰ھ میں پیدا ہوئے ان کا لقب اکبر الدین تھا یہ بھی محدثین کمال  
پورا انصاف کہتے تھے ابو ذرہ رازی اور ابو حاتم جیسے فن والے لوگ انکی امامت کو ماننے سے  
اور اپنا پیشوا بنانا نیکو فخر سمجھتے تھے۔ اوس زمانہ کے بڑے بڑے علماء محدثین نے انکی شاگردی کو  
اپنی عزت اخروی کا سبب سمجھا تھا اس شیخ کے فطری مادہ کا اقتضا ظاہری نفاست و  
باطنی نزاکت پر مبنی تھا انکی تجزی اور اختصاری التحف کا طریقہ اور حسن سابق متون اور اسناد کی  
سرسری تقریر اور انتشاری امور کا انضباط اس فن کے علماؤں کو مسح کر لیا تھا۔ ان کے پاس ہی  
سموعی (۳۰۰۰۰۰) حدیثیں موجود تھیں جن میں اس صحیح مسلم کو نہایت ہی توجہ اور احتیاط  
کے ساتھ انتخاب فرمایا۔ صحیح حدیث کے پرکھنے میں پرکار تھے صحیح کو تقسیم سے اس خوبی کیساتھ متنازع  
کر دہانے کو اچھے اچھے معصرون سے تو کیا بلکہ بعض مومنین حضرت بخاری سے بھی نہوسکتا۔ اس صحیح  
قطع نظر اور یہی ایسے تصنیفات میں جسکی نسبت عقل سلیم سچی شہادت کیساتھ عدد کی یقین دہانی ہے۔  
حضرت مسلم کی طبعی بات تھی کہ حدیث کے تذکرہ کا مجلس میں سے پہلے کامیابی کے پورے نمبر حاصل  
کرتے مگر اتفاقاً ایک ایسی حدیث پوچھی گئی جن میں انکو تردد رہا (۳۰۰۰۰۰) حدیث کے تونے کو الٹ  
پہر کرنے لگے تلاش حدیث کا استفاداتی عالم حضرت کے ذاتی نفع و نقصان پہ لایا تلاش حدیث  
کیا تھی گویا ان کے حق میں علایہ موت تھا قصہ یہ ہوا کہ شیخ کے پاس نسیل بہرے کچھ روئے  
دہری رکھی تھی آپ تلاش حدیث میں بطریق نقل تناول فرماتے اور پرانے  
دفتر کے اوراق اولیٰ آخرا کا یہ ہوا کہ وہ حدیث

اسی پرانے دفتر سے نکل آئی اور ادھر

بہری نسیل تمام ہوئی بیٹ پہل گیا اور شب کیشہ کو وفات ہوئی ۲۵۶ھ جب ۲۶۱ھ  
بروز شنبہ شجرہ تکفین کی گئی (۱) ما لہ وانا الیہ راجعون

## کتاب سنن ابی داؤد

ابوداؤد کے مختصر تاریخی احوال

سنن ابی داؤد کے مصنف ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران ازدی میں سمیتان جو سندھ و ہرات کے بامین قندھار کے متصل واقع ہے مصنف کا اصلی وطن تھا۔ یہہ بھی مذہب شافعی کے پابند تھے سنیہ میں پیدا ہوئے۔ شیخ کے علمی شوق نے مصر شام۔ حجاز۔ عراق۔ خراسان۔ اور جو نامی گرامی جزائر جیسین حدیث کے چرچے۔ اور اسلامی ترقی کے دلوں نے اپنی شہرت کے آوازہ فلک نیم پر گونجتے تھے سیر کرانے پر مجبور کیا شیخ کی فطرتی چال چلن کمال کی راغب تھی جہاں آوازہ حسن و کمال سن پایا فوراً اپنے ارادہ کی باگ موڑی مصیبتیں جہیلی پھر اس کمال کے تحصیل میں کوئی بات نہ چھوڑی۔

شیخ کی سیاحتی نے ان کے سچے ارادہ کا نیک نتیجہ پہنچایا کہ فن حدیث میں (.....) لاک حدیث کا حافظہ اور معصرون کا حشر تک یہ بینظیر حلیت پزیر بنایا۔ زید تقوا اصلاح چھوٹے چھوٹے باتوں میں بے ساختہ عادت ثانیہ کا کام دیتے تھے۔ دینی جہات میں احتیاطی مسائل کو نظیر اپنے آپ ہی کو کہایا تھا۔ بڑے بڑے علماء رحمہ اللہ نے اپنی خالص نیت اور سچے دل سے شاکردی اختیار کی تھی اس زمانہ کے ہمعصر شیخ کی علمی لیاقت کو خوب مانتے تھے۔ چنانچہ موسیٰ بن ہارون شیخ کے زمانہ کے ایک مقدس دنیدار آدمی کا بیان ہے کہ (ابوداؤد کو خدا نے دنیا میں حدیث ہی کے لئے اور آخرت میں جنت ہی کیلئے پیدا کیا ہے) ابوبکر بن داؤد کا بیٹا (اور (لولوی) اور (ابن اعرابی) اور (ابن واسع) یہہ چار شخص نہایت ہی نامی گرامی فخر محدثین شیخ کے شاگردوں میں گذرے۔ شیخ نے بخلاف ان احادیث کے (۵۸۰) احادیث کو اس التزام کے ساتھ کہ (اس سنن میں صرف صحیح حدیثیں یا حدیث حسنہ مروی ہوں) منتخب کر کے اپنے ہمساز

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کئے امام نے  
اپنی گہری نگاہ سے حرفاً حرفاً یا لاستیحاب ملاحظہ فرما کر نہایت  
پسند کیا اور تعریف کی ۔

ان مروی احادیث میں چار حدیثیں ایسے بیان کی گئی ہیں جو عقلمند کے  
دین میں عمل کرنے کو کافی سمجھی جاتی ہیں ۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ علوم  
دینی اور ضروری مسائل چھوڑ چھاڑ کر صرف انہیں چار پر عمل کرے  
بلکہ ضروری اصول اور فروعی جزئیات سے واقف ہو کر عمل کرے  
جس سے مجتہد اور مرشد کی ضرورت نہ ہو ۔

وہ حسب ذیل ہیں

- |   |      |  |
|---|------|--|
| ۱ | حدیث | انما الاعمال بالنیات                                     |
| ۲ | "    | من جن اسلام المرء ترکہ الا لعینہ                         |
| ۳ | "    | لا یومن احدکم حتی یحب خیاره                              |
|   |      | ما یحب لنفسه   |
| ۴ | "    | الحلال بینہ والحرام بینہ                                 |
|   |      | مشتبہات من اتق الشہات                                    |
|   |      | استبراء لدینہ  |
|   |      | غرض شیخ نے اپنے ابدی بقا کا بڑا وسیلہ اور سرمدی سعادت کا |
|   |      | بڑا ذریعہ سطح زمین پر چھوڑا اور                          |
|   |      | دو اشوال مسئلہ ظاہری وجود کا                             |
|   |      | لباس ناک مضر کے رنگا                                     |
|   |      | لا الہ الا اللہ محمد رسولہ                               |

## ۴ کتاب جامع ترمذی

ترمذی کے مختصر تاریخی احوال

جامع ترمذی کے مصنف ابو عیسیٰ محمد بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ بن  
 بوغ جہوٹا ساقریہ جو ترمذ سے چہہ کوس پر واقع ہے اصل وطن تہاندہب  
 شافعی کے پابند تھے <sup>(۱)</sup> مین پیدا ہوئے۔  
 ترمذی رحمت اللہ علیہ کی عمر کا بڑا حصہ علوم دینی کے تحصیل میں گزرا کبھی بصرہ  
 گئے۔ کبھی کوفہ۔ کبھی خراسان گئے کبھی حجاز۔ غرض متعدد شہروں میں  
 دینی علوم کی تحصیل کئے۔  
 فن حدیث میں بیہود تصنیفوں کا ابدی بقا کے لئے یادگار چھوڑا۔ جامع ترمذی  
 اور کتابوں کے نسبت بچد حیات ترجیح دینی کوئی نامناسب نہیں یہہ  
 ظاہر ہے کہ ترتیب اور عدم تکرار اور مذاہب فقہ کے مختلف مسائل باوجود  
 استدلال اور اقسام احادیث کے تحقیقی ضروری باتیں اور راویوں کے نام اور  
 انقباط و کثرتیں جس خوبی کے ساتھ اوہون نے بیان کیا ہے کسی نے کم کیا ہوگا  
 ترمذی رحمہ اللہ کا نابینا ہونا زہد و اتقا اور خوف خدا میں صبح و شام رونیکا کافی ثبوت  
 ہو سکتا ہے۔ شیخ کا حافظہ لوح محفوظ کے نمونہ سے کچھ کم نہ تھا بخاری رحمتہ اللہ  
 علیہ کے خلیفہ کیا جائے تو بجا ہے۔ مگر جانے سے پہلے اپنے شیخ سے دو جز حدیثوں  
 پر چہ لکھے تھے مگر اس قدر فصاحت نلی جو لکھی حدیثوں کی صحت ہی کر لیتے۔ جس اتفاق  
 کے رستہ میں شیخ سے ملاقات ہوئی موقعہ پر عرض کئے کہ محمد و مائین نے  
 دو جز حدیثوں کے پرچہ اس سے پہلے لکھے تو تھے مگر صحت کا کافی موقع نہ ملا غالباً  
 میرا خیال غلط ہوگا کہ اس موقع میں صحت کرہوں شیخ نے اتفاق کیا اور کہا  
 کہ وہ لکھی حدیثوں کے پرچہ لے آؤ اور میری یاد سے مقابلہ کر لو نصیبوں کی خوبی  
 وہ لکھی حدیثوں کے پرچہ پہلے ہی سے کم ہو چکے تھے۔ ترمذی رحمہ اللہ خالی پرچہ

ما تہ من لیکر ادا و ذرا نوٹا گر دانہ شیخ کے سامنے آ بیٹھے شیخ حدیثین  
پڑھنے لگے یہ بھال شوق دل لگائے پر چونیز نگہ جائے سنے جاتے تھے  
ناگاہ شیخ کی نظر ہاتھ کے خالی پر چون پر پڑی وہ نہایت جھنجلا کر فرمائے کیا تو  
مجھ سے دل لگی کیا چاہتا ہے ترمذی رحمت اللہ علیہ نے عرض کی کہ خیر و ما جہ  
پاس سے وہ لکھے پرچے حدیثوں کے جاتے رہے مگر مجھے اعاذت کے لکھے  
پر چون سے یادہ اطمینان کے لائق یاد میں شیخ نے کہا اچھا۔ پڑھ سناؤ۔  
ترمذی رحم نے لکھے پر چون کے پورے حدیثیں بے تکلف پڑھ سنائے شیخ کو  
سخت تعجب ہوا اور کہا کہ مجھے کافی اطمینان نہیں ہو سکتا کہ ایک ہی بار کے  
سنے میں دو جز کے حدیثیں معہ سناؤ کے یاد ہو جائیں۔ بلکہ یہ حتمال ہو سکتا ہے  
کہ پہلے ہی کے یاد کئے ہوں گے ترمذی رحم نے عرض کی (جی نہیں) بلکہ اسی وقت  
سنے میں اور یاد کی ہیں۔ اگر جی چاہے پہر کوئی امتحان کیجئے۔

شیخ نے امتحان چالیس حدیثیں معہ سناؤ اس جلدی کے ساتھ بیان کئے کہ وہ میں  
آؤں کو ہی ایک بار کے ساعت کافی اطمینان کے لائق نہیں ہو سکتی مگر ترمذی رحم  
نے بالید ہی بلا تکلف اس کی کیا تہ صاف سنائے جیسے کوئی پرانا قصہ سنا رہا ہے ترمذی  
یہ پہلا امتحان تھا ایسے سیکڑوں امتحان میں کامیابی کے پورے نمبر پاتے رہے  
ترمذی رحمت اللہ علیہ نے اپنے جامع کو پوری مرتب کر کے علماء محدثین حجاز کے  
روبرو پیش کیا انہوں نے تعقیب کی نظر سے دیکھا اور پسند کیا پھر عراقی علماء  
محدثین کے پاس لیکے وہ بھی ہنرمایان ہوئے اور تعریف کی پھر علمائے خراسان  
کو دکھلایا انہوں نے بھی پسند فرمایا اور تحمیں کی جب علمائوں کا حسن ظاہر  
اور باطنی اتفاق ہوا تو ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی جامع کو رواج

دید یا چنا سچا آج تک مروی ہے۔ ترمذی  
رحمتہ اللہ علیہ شب و شبہ ۷۰۹ ج ۱۲ بقا ترمذی

انتقال فرمائے۔ لا الہ الا اللہ راجعون۔

# ہ کتاب سنن نسائی

نسائی کے مختصر تاریخی احوال

سنن نسائی کے مصنف ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سلمان بن یزید بن خراسان بن نسائی شہر صنف کا اصلی وطن تھا مذہب شافعی کے پابند تھے سنہ ۲۴۱ھ میں سنن نسائی رحمۃ اللہ علیہ درویش سال قتبہ بن سعید بغلانی بلخی کے پاس ایک سو دو مہینے علم حاصل کیا (بلخی شافعی مذہب ہے) اور صوم داودی ہمیشہ رکھا کرتے تھے۔ کثیر الحجاء بھی بلا گئے تھے چار بیویاں تھیں ہر شب ہر ایک کے پاس جا کر سوتے تھے۔ (۱) غرض نسائی رح نے خراسان۔ حجاز۔ عراق۔ شام۔ مصر۔ بلخ۔ جزائر وغیرہ کی سیر کی حد میں کمال پیدا کیا۔ جب سنن نسائی کی تصنیف فارغ ہوئے۔ اس زمانہ کے امیر نے ان سے پوچھا (کیا آپ کی یہ سنن نسائی پورے صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے) انہوں نے جواب دیا (نہیں) بلکہ صحیح۔ حسن۔ دونوں حدیثیں اوس میں مروی ہیں۔ امیر نسائی رح نے یہ درخواست کی کہ میرے لئے جنتی راہ کا درجہ صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہو تو فرمادیں گے۔ نسائی نے ایک چھوٹا سا مختصر رسالہ صحیح حدیثوں کا منتخب کیا جس کا نام منتخب تھا پادشاہ کو پیش کیا۔ نسائی کی وفات ۳۰۳ھ واقع ہوئی کہ وہ موش حضرت مرتضیٰ رحمہ کے مناقب میں ایک جنتی راہ لکھا۔ اور سوچا کہ دمشق کے جامع مسجد میں جا کر لوگوں کو سنادیں تاکہ لوگ ہتھیلی راہ سے پہرین۔ بہت پرستی چھوڑیں راہ راست پر فرمیں۔ اس کتاب کو چھپانے پائے تھے ایک شخص نے چہرہ مٹھا کہ یہ کتب درست مگر یہ تو بتائے کہ امیر المومنین حضرت معاویہ رحمہ کے مناقب میں بھی کچھ لکھا ہے۔ نسائی نے جواب دیا کہ معاویہ کے نسبت ہتھیلی راہ کافی سمجھتا ہوں کہ (وہ نجات بھی پاؤں کے مناقب کی کہان) اور بعضوں نے کہا یہ کلمہ ہی ان کے شانین کہا ہے کہ (میرے نزدیک ان کوئی مناقب صحیح نہیں مگر حدیث کا اشہع اللہ بطلان) لوگوں نے ان کے رسالہ مناقب مرتضیٰ کے طرز تحریر سے یہ خیال کیا کہ یہ مذہب بھی کتب میں عام اور نزدیک روع کردی اتفاقاً کیل انستین پر لگی تھی جان ہو غار میں اور شاید کہ اس نے سنن نسائی رح نے فرمایا مجھے تو کلمہ پوچھا تو ان کے میں یا کہ میں نے اس کا نام نہ رکھا کہ وہ سنن نسائی رح کے مناقب میں لکھا ہے ان شاء اللہ الرحمن

## ۴ کتاب سنن ابن ماجہ

ابن ماجہ کے مختصر تاریخی احوال

سنن ابن ماجہ کے مصنف ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن عبد اللہ ابن ماجہ بن عرق عجمی (قزوین) نامی شہر شہر مصنف کا اصلی وطن تھا۔ ۹۰۰ھ میں پیدا ہوئے ابن ماجہ رحمت اللہ علیہ نے۔ عراق عجم۔ بصرہ۔ کوفہ۔ بغداد۔ مکہ۔ مدینہ۔ شام۔ مصر۔ واسطہ۔ رے اور اور اسلامی آباد وغیرہ کی سیاحت کی تھیں۔ اور اس طبقہ کے بڑے بڑے علماء محدثین سے فن حدیث میں کمال پیدا کیا۔ بہت سارے مفید کتابیں تصنیف کیں۔ از انجلیہ (ابن ماجہ) بھی تصنیف کر کے ابو ذر غزالی رسی رح کے پاس لے گئے۔ شیخ نے اس سنن کو غور کی نظر سے دیکھا اور کہا کہ اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھ لگ جائے تو میں یقین کرتا ہوں کہ اکثر فن حدیث کی مروجہ کتابیں اور متداولہ جامع معطل اور بے کار ہو جائیں گے۔ فی الواقع (سنن ابن ماجہ) کے ترتیب و احادیث کی عدم تکرار اور جبرستہ اختصار اور جسطورہ ظاہری و باطنی جوہرین اس کتاب میں

(ابن ماجہ) بتخفیف جیم۔ حقیقہ میں (ماجد) مصنف رح کی والدہ کا نام ہے اسلئے (ابن ماجہ) پھر کسورہ زیادہ کیا گیا یعنی یہ مصلاحی بات ہے کہ جہاں کسی وی کے والدین کے نام لکھ کر نہ لکھا گیا ہو۔ اور والدہ دادی کے ساتھ مشتبہ ہو تو فوٹو ان والدہ کے نام کے ساتھ جو لفظ (ابن) لایا گیا جاتا ہے نیز دتی ہمزہ کسورہ لکھا جائیگا۔ تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ راوی کی (ابن ہمزہ کسورہ) صفت پڑی ہے۔ نہ اپنی ما قبل کی جیسے ابن ماجہ ہمزہ کسورہ (صفت عبد اللہ) ہے نہ اپنے ما قبل کی اور اسلئے (عبد اللہ بن مالک بن نجیم) میں مان کا نام دادی کے نام کے ساتھ مشتبہ ہو رہا ہے۔ لہذا رفع اشتباہ کے لئے ہمزہ کسورہ بن نجیم پر راہ کیا گیا جس سے یہ معلوم ہو کہ صفت عبد اللہ کی ہے نہ مالک کی ۱۲

عہ جاریہ بن طلحہ بن اسیم بن محمد بن عثمان بن عمار۔ ابو بکر بن ابی شیبہ۔ جعفر بن ابی جہرہ۔



ہیں وہ دوسرے کتابوں میں کم ہوں گے ابو ذرؓ کی اسکی صحت پر سچی شہادت یقینی  
اطمینان کا پورا فائدہ دیتی ہے کہ یہ صحیح ہے۔ مگر انہیں کا بیان ہے کہ اس کتاب  
میں (وہ حدیثیں جنکے سند میں خلل - یا مستہم بالوضع ہیں) (۳۰) تک پہنچے  
ہوں گے۔ غرض اس سن میں (۳۲) کتابیں اور (۱۵۰۰) باب اور (۴۰۰۰)  
کل احادیث مذکور ہیں ابن ماجہ رحمت اللہ علیہ بروز دوشنبہ (۲۷) رمضان  
۳۷ ہجری میں وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعض لوگوں کے  
پاس ابن ماجہ کی جگہ موطا سمجھا جاتا ہے۔ ان چھ کتابوں کو تغلیباً صحاح  
کہا کرتے ہیں۔

## فصل ۶ علامات وضع حدیث و کذب کی بیان

وہ حسب ذیل ہیں

- ۱ مشہور تاریخ کے خلاف روایت کرنی
- ۲ راوی رافضی ہو یا ناجہبی۔ صحابہ کرام یا اہل بیت  
طعن میں حدیثیں روایت کرے۔

عہ لف و نشر مرتب۔ لیکن اس میں شامل کیا جائے کہ آیا یہ راوی منفر د ہے یا نہیں۔ بصورت  
اولی حدیث اعتبار کے لائق نہیں۔ اور بصورت ثانیہ اگر دوسرے حضرات ہی اس حدیث کو  
روایت کرتے ہوں تو معتدیہ سمجھی جائے اور اسکے حسن تاویل میں توجہ مبذول فرمائی جائے  
عہ چنانچہ غیاث بن سیمون نامی ایک محدث ہمدی خلیفہ عباسی کی مجلس میں حاضر ہوئے  
اور خلیفہ کبوتروں کے اور نے میں مشغول تھا غیاث بن سیمون نے بطور ختمہ (السبق لا انی) حضرت  
۲ و فصل ۲ و حافرا و حجاج) حسین لفظ جناح الکی گہر متنی تھی پڑھناے خلیفہ کو یہ گہر متنی  
سخت ناگوار گزری جس سے یہ حکم دیا کہ سارے کبوتر بچ کرے جائیں تا یہ کبوتر الزام کذا  
علی النبی کے باعث نہوں عہ جیسے قضائے عمری کے نسبت حدیث بیان کرنے یا  
(کذا لفظ حق قد محو) وغیرہ کی حدیث عقل و شرع کے مخالف ہے۔

- علامات ۳ ایک ایسی حدیث روایت کرے کہ جس پر جمیع مکلفین کی معرفت اور عمل فرض مانا جائے بشرطیکہ وہ راوی منفرد نہ ہو۔
- ۴ مقتضائے وقت و حال اور کسی کذب یا بی پرورینہ منسکے
- ۵ مقتضائے عقل و شرع کے مخالف اور قوائی شرعیہ اور کسی جھوٹ ہوئے پر یقین دلاتے ہوں۔
- ۶ حدیث میں ایک ایسا قصہ بیان کیا جائے کہ وہ فی نفس الامر متحقق ہوتا تو سیکڑوں آدمی اسکے ناقل ہوتے تھیں اگر کوئی کہا جاوے کہ پندرہ تاریخ سنہ فلان جمعہ کے دن دو بجے کی وقت جامع مسجد میں خطیب منبر پر اڑا لایا اور اسکی سناری کہا نکال دی گئی اور یہ قصہ ایک ہی شخص بیان کرے اور کسی دوسرے سے منقول نہ ہو تو بالضرور وضع قصہ پر یقین ہوگا
- ۷ لفظ اور معنی میں رکاکت ہوئی۔
- ۸ وعید شدید میں گناہ صغیرہ پر افراط کرنا یا وعدہ عظیم میں عمل قلیل پر افراط کرتا۔
- ۹ عمل قلیل پر حج و عمرہ کا ثواب بیان کرتا
- ۱۰ اچھے کام کرنا اور لوگوں کو انبیاء کے ثواب کا وعدہ بیان کرنا یا یوں کہنا کہ ستر انبیاء کا ثواب آپ کو نصیب ہوگا۔
- ۱۱ خود ہی وضع حدیث کا اقرار کرے (رسالہ عجایب النفع)
- ۱۲ ان جملوں کے ساتھ ہی میں کہ مرکب گناہ صغیرہ کو بڑی جرمی قرار دینے کے خوف لائے میں بہانہ بنا دیا کہ کچھ خلیل حاصل ہوئے بڑے بڑے علماء کے ساتھ یہاں تک کہ جیسے یوں کہنا کہ اگر کوئی شخص غفلت رکھتا ہے تو اسکو ستر ہزار سال کی سزا ہوگی اور اگر وہ ستر ہزار سال کی سزا سے بچے گا تو اسکو ستر ہزار سال کی سزا ہوگی۔

## فصل معرفت اسما و شتبه کے بیان میں

وہ حرب ذیل ہے

سلام - جہان کہیں کتب احادیث میں واقع ہو اسکو بہ تشدید لام پڑھنا چاہئے مگر پانچ اسم (۱) عبداللہ بن سلام (۲) محمد بن سلام بکندی شیخ بخاری (۳) سلام بن محمد بن ہاض المقدسی (۴) محمد بن عبدالوہاب بن سلام مغربی (۵) سلام بن حقیق -

عمارہ - جہان کہیں احادیث میں واقع ہو بضم عین پڑھنا چاہئے مگر لفظ پیدابی بن عمارہ جو صحابی میں کسرہ عین سے پڑھا جاتا ہے بفتح کاف قبیلہ عالم میں - اور بضم کاف بصیغہ تصغیر - قبیلہ عبدالشمس میں حاصل یہ کہ جس کسی کے نسب میں یہ نام آوے دیکھا جائے کہ یہ خزاہی سے ہیں یا عیشمی سے بصورت اولی فتح سے پڑھا جائے و بصورت ثانی مصغر -

عسل - جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بکسر عین و سکون حلقین پڑھا جائے مگر عسل بن رکوان الاجارمی البصری کو بفتح عین پڑھا جائے -

غنام - جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین معجہ تشدید نوں پڑھا جائے مگر غنام بن علی العامری الکوفی کو بفتح عین بحد تشدید مثلثہ پڑھا جائے -

جسکا صحاح ستین کہیں نہ کہیں ہے اسے اور انکی یہی صحاح میں کوئی روایت نہیں -  
 یہ یہودی تھے جنکی عداوت اور عداوت اور شرارت اور فساد کا ذکر احادیث میں متعدد مقاموں پر مذکور ہے مگر یہ شخص محض عین بن مذکور نہیں ہے -

قیمت جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہئے مگر قیمت

جو نام مسروق بن اجدع کی ہو سے میں وہ وزن پر طویل کے پڑنا چاہئے

جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو اسکو بحکم معجم پڑھنا چاہئے۔

مگر پدیدہ موسیٰ بن مارون حمال بجائے مہملہ پڑنا چاہئے۔

عیشی اگر بصریون کے اسناد میں واقع ہو تو عشی منسوب الی العیشی پڑھنا

چاہئے اور اگر کو فیون کے اسناد میں واقع ہو تو عسی بجائے

موحده وسین مہملہ پڑھنا چاہئے اور اگر ثنایوں کے اسناد میں

واقع ہو تو عسی بجائے بائے موحده نون سے پڑنا چاہئے۔

یسار جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو سین مہملہ پر یا ئے تختانیہ کو

مقدم کیا جائے مگر استاذ بخاری یعنی محمد بن بشار میں بشین

معجم پر یا ئے موحده کو مقدم کیا جائے۔

بشیر جہاں کہیں موٹا اور صحیحین میں واقع ہو جائے کبیر یا ئی موحده

وسکون شین معجم پڑھنا چاہئے مگر چار شخص کہ بضم باء موحده

وسین مہملہ پڑھے جاتے ہیں (۱) عبد اللہ بن بسر صحابی (۲)

بسر بن سعید (۳) بسر بن عبد اللہ حضرمی - (۴) بسر بن محجن

بشیر جہاں کہیں موٹا اور صحیحین میں واقع ہو جائے طویل کے

وزن پر پڑھنا چاہئے۔ مگر چار شخص بصیغہ تصغیر (۱) بشیر بن

کعب عدوی (۲) بشیر بن بشار ہمدانی (۳) بشیر بن

عمر بقیع یا ئے تختانی واقع سین مہملہ (۴) قطن بن نسیر تقدیم

نون مضمومہ وسین مہملہ مفتوحہ پڑنا چاہئے۔

بعض عیسیٰ بخاط اور سلم جاطا اگر ان دونوں بلفظ کو خات منسوب بکندم فردوسی پڑھنا چاہیں  
تو یہی جائز ہے اور اگر خات منسوب برک خیلان فردوسی پڑھنا چاہیں تو یہی جائز ہے اور اگر خات منسوب  
بجاء روزی پڑھنا چاہئے تو یہی جائز ہے و جاسکی یہی کہ فیہ نون حضرت یہی ببتہ کرتے تھے۔

یزید

جہان کہین حدیث میں واقع ہوا و سکو بر وزن مضارع معروف  
غائب پڑھنا چاہئے۔ مگر تین شخص (۱) برید بن عبد اللہ بن  
ابی یزید بضم یاء موحده و رائے مقلد مفتوحہ بضم یاء (۲) محمد بن  
عزیز بن برید کسر موحده و رائے مقلد و لون ساکنہ بعضوں نے  
دونوں کو فتح سے پڑھا ہے (۳) علی بن ہاشم بن برید  
بفتح یاء موحده و کسر یاء و یاء تختانیہ ان تین اسموں کو  
مضارع کے وزن پر نہیں پڑھ سکتے

براد

جہان کہین حدیث میں واقع ہوا و سکو یاء موحده مفتوحہ  
پڑھنا چاہئے۔ مگر دو شخص (۱) ابو العالیہ ابو البراء (۲) ابو  
البراء دونوں کو بہ تشدید یاء مفتوحہ پڑھا چاہئے۔  
جہان کہین حدیث میں واقع ہوا و سکو یاء مقلد و رائے  
مکسورہ و مثلث مفتوحہ پڑھنا چاہئے مگر چار ناموں میں جیم  
مجملہ اور رائے مقلد اور یاء تختانیہ ہوگا۔

صور حارثہ

(۱) جاریہ بن قدام (۲) یزید بن جاریہ (۳) عمر بن ضیا  
بن اسید بن جاریہ (۴) اسود بن علاء بن جاریہ  
جہان کہین حدیث میں واقع ہوا و سکو بضم یاء موحده  
و تشدید یاء تختانیہ پڑھا جائیگا مگر ایک نام میں مہمزہ مدوہ  
مفتوحہ و ربائے موحده مکسورہ اور یاء تختانیہ مخفیفہ کے  
ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

ابی

عہ وہ نام (آبی اللحم) ہے۔ آبی اللحم کے وجہ تسمیہ میں دو قول ہیں  
نے یہ کہا ہے کہ بہنوں نے گوشت کھانے کے انکار کیا تھا۔ اور بعض نے یہ کہا  
کہ تمہوں کے نام پر جو جانور ذبح کئے جاتے تھے (دون کو کھانے سے  
انکار کیا تھا۔

جہان کہین حدیث میں واقع ہو۔ مجسم مجسمہ تکرار رائے حملہ پڑنا  
چاہئے مگر دو ناموں میں کہ حائے حملہ اول میں اور زائے  
مجسمہ اخیر میں ہوگا وہ دو نام یہ ہیں (۱) حریر بن عثمان  
رجلی (۲) ابو حذیفہ بن عبد اسد بن حسین۔

جہان کہین حدیث میں واقع ہو مگر حائے حملہ پڑنا چاہئے  
مگر ایک نام میں بجائے حملہ پڑنا چاہئے۔ وہ نام پدر بنی  
بن حراش ہے۔

جہان کہین حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر بصا د حملہ پڑنا  
مگر ایک نام کو طویل کے وزن پر پڑنا چاہئے۔ وہ نام یہ ہے  
ابو حصین عثمان بن عاصم اور ایک نام بصیغہ تصغیر صناد مجسمہ  
بھی آیا ہے وہ نام یہ ہے۔ حصین بن منذر الوسانیان ہے  
جہان کہین کتب ثلاثہ مذکورہ میں واقع ہو۔ بجائے حملہ  
اور زائے مجسمہ پڑنا چاہئے۔ مگر ایک نام میں حائے مجسمہ  
پڑنا جاتا ہے وہ نام یہ ہے۔ ابو معاویہ بن محمد بن خازم

جہان کہین حدیث میں واقع ہو بفتح حائے حملہ اور بتشدید  
باص موحده پڑنا چاہئے مگر تین ناموں میں حائے حملہ  
مکسورہ اور باقی علی حالہ۔ پڑتے ہیں۔ وہ تین نام یہ ہیں (۱)

جہان کہین حدیث میں واقع ہو طویل کے وزن پر پڑنا چاہئے  
مگر تین ناموں میں تصغیر ہوگا وہ تین نام یہ ہیں (۱)

لحمہ بن عکرمہ بن لوی بن۔ صہ بن عکرمہ بن لوی (حزیر کوئی) شاکر و عکرمہ بن۔ لوی  
ان ناموں میں بفتح حا اور بتشدید با پڑنا کرتے ہیں وہ نام یہ ہیں۔ جہان بن منذر بن محمد بن  
یحییٰ بن عثمان اور خود ابو جہان بن واسع بن جہان اور جہان بن بلال

(۱) حبیب بن عدی (۲) حبیب بن عبد الرحمن (۳) ابو حبیب  
جہان کہین حدیث میں واقع ہو طویل کے وزن پر پڑنا چاہئے  
مگر ان دونوں میں بضعہ تصغیر پڑا جاتا ہے (۱) پدید زریق

بن حکیم (۲) حکیم بن عبد اللہ  
جہان کہین حدیث میں واقع ہو بے رائے مفقود پڑنا چاہئے  
مگر ایک نام میں بکسر رائے مہملہ پڑا جائے۔ ابو قیس بن ابی  
جہان کہین حدیث میں واقع ہو۔ بضم رائے مجھے وفتح بے  
موجودہ بضعہ تصغیر پڑنا چاہئے اور موطا میں  
جہان کہین واقع ہو بضعہ تصغیر (تصغیر بد)  
پڑا جائے۔

سوطا اور صحیحین میں جہان کہین حدیث ہو بضعہ تصغیر پڑنا چاہئے  
مگر سلیم بن جہان بروزن طویل پڑا جاتا ہے۔  
سلم جہان کہین حدیث میں واقع ہو۔ بفتح سین مہملہ و سکون  
لام پڑنا چاہئے۔

حرام جہان کہین حدیث میں واقع ہو کھائے مہملہ ذرائے مجھے  
د قبیلہ قریش میں (اور رائے مہملہ قبیلہ انصار میں) پڑا  
جاتا ہے۔ اور صوۃ۔

سلیمان بالیاء التثانیہ۔ جہان کہین حدیث میں واقع ہو پیغمبر  
علی بنیہ و علیہ سلام مراد میں۔ مگر جمع اسم (۱) سلمان  
فارسی (۲) سلمان بن عامر قضیبی (۳) سلمان الاغر  
(۴) عبد الرحمن بن سلمان (۵) ابو حازم سلمان

عہ ابو حازم جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے راوی ہیں ان کا نام ہی سلمان تھا۔ اور ابو حازم مولا ابو طلحہ  
ان کا نام ہی سلمان ہے وہ دونوں حضرات کے نام کتب ثلاثہ میں مذکور ہیں مگر جمع اسم ہے نہ کہ اسم

(۶) ابو جہار سلمان - فافهم  
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو حروف تہجیہ کو مفتوح پڑھنا  
 مگر دو جائے بکسر لام (۱) عمرو بن سلمہ جری (۲) بنو سلمہ  
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہئے  
 مگر چار جائے (۱) عبیدہ بن سفیان (۲) عامر بن  
 عبیدہ باہلی (۳) عبیدہ بن حمید (۴) عبیدہ سلمانی  
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بضم عین و تخفیف بائے  
 موحده پڑھنا چاہئے مگر محمد بن عبادۃ الواسطی - کو عین  
 مفتوحہ کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔  
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین و سکون بائے  
 موحده پڑھنا چاہئے مگر دو شخص (۱) عامر بن عبدہ (۲)  
 نخلۃ بن عبدہ ان دونوں کو بضم عین پڑھنا چاہئے۔  
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین و تشدید بائے موحده  
 پڑھنا چاہئے۔ مگر قیس بن عبادہ کو بضم عین و تخفیف بائے موحده  
 پڑھنا چاہئے۔  
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین و کثر فاف مگر قیس  
 شخصوں کو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہئے (۱) عقیل بن خالد  
 (۲) یحییٰ بن عقیل (۳) بنو عقیل۔

عہدہ صاحب مسجد بصرہ کے امام تھے عہدہ بصرہ لھاری کا قیدہ کہلاتا ہے سہ بخاری  
 رحمۃ اللہ علیہ کے اوستاد ہیں لہذا عہدہ بصرہ نام صحیح مسلم کے خطیب میں واقع ہے اور ان دونوں  
 عہدہ کو بکسر سکون باہری پڑھ سکتے ہیں۔  
 عہدہ ابن شہاب زہری کے شاگرد ہیں۔  
 عہدہ عرب میں شہرہ زہری معروف قیدہ ہے۔



واقف جہان کہیں کتب ثلاثہ میں واقع ہو۔ قاف سے پڑھنا چاہئے  
لفظ نصر جہان کہیں حدیث میں واقع ہو وہ اگر حکلہ باللام ہے تو اوسکو  
بضاد جمعہ پڑھنا چاہئے اور اگر معری عن اللام ہے تو اوسکو  
بضاد مطلقہ پڑھنا چاہئے۔

عقیدہ جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہئے۔  
ایلی جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح حمزہ و سکون یاے تختانیہ  
و تخفیف لام پڑھنا چاہئے۔

بنزار جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بدوزامی منقوطہ پڑھنا چاہئے  
مگر دو شخصوں کے نام میں۔ پہلا زائے مجہد و سہراے ہمدانی ہے (۱)  
خلف بن ہشام بنزار (۲) حسن بن صباح بنزار

البصری جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بیای موحده منسوب شہر  
بصرہ مراد ہوتا ہے مگر تین شخصوں کے ناموں میں ہوتا ہے کہ جاتا ہے  
(۱) مالک بن اوس نصری (۲) عبدالواحد بن عبدالعزیز نصری  
(۳) سالم بن فلان مولیٰ النصرئین

نوری جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بیای مثلثہ منقوطہ پڑھنا چاہئے  
مگر ابو یعلیٰ محمد بن صلیب نوری۔ بیای شناعہ قو قانیہ و تشدید  
واو پڑھنا چاہئے۔

عہ جیسے زانی نصری (انصر بن حارث) یہ اصطلاحی فرق ہے جس کا تیار آئین اس طرح ہو سکتا ہے  
جیسے۔ حمزہ اور غرو۔ واو سے وادوں کا عہ یہ حدو نشان ایک شہر و شہر کی طرف منسوب ہے  
اور اسکا اعراب اس غرض سے بتلایا گیا کہ (زانی) منسوب بہ ابلہ بضم حمزہ و باے بوجہ مضمر و تہذیب  
سے متاثر ہو جائے۔ لیکن یہ زانی صحیحین میں کہیں مذکور نہیں ہے۔  
سے نصرانی میں ایک شہر قہلہ ہے جسکی طرف من حضرت کی نسبت کی جاتی ہے۔  
نفسہ ماس میں ایک لہ کا نام ہے جسکی طرف نسبت کی جاتی ہے۔

الجری جہان کہین حدیث میں واقع ہو بضم جیم یعنی بصیغہ تصغیر پڑنا چاہئے  
مگر بھی بن ایوب جریری کو بفتح جیم مجہ اور بھی بن بشیر جریری کو  
بفتح حار حملہ پڑنا چاہئے۔

سالمی جہان کہین حدیث میں واقع ہو بفتح سین حملہ پڑنا چاہئے  
ہمدانی جہان کہین حدیث میں واقع ہو بضم سین و ذال پہلے پڑنا چاہئے  
مگر ہمدانی کو بفتح میم و ذال مجہ پڑنا چاہئے۔

زبیر جہان کہین حدیث میں واقع ہو بضم زائے مجہ پڑنا جاتا ہے  
مگر عبدالرحمن بن زبیر کو بالفتح۔

زیاد جہان کہین حدیث میں واقع ہو بیا کے تحتانیہ پڑنا چاہئے۔  
مگر ابی الثرئاد کو نون سے پڑتے ہیں۔

شیخ جہان کہین حدیث میں واقع ہو بشتین معجہ اور حامی حملہ کے ساتھ  
بصیغہ تصغیر پڑنا چاہئے۔ مگر تین ناسون میں یہ سین حملہ اور  
جیم مجہ پڑتے ہیں وہ تین نام یہ ہیں۔

شیلہ (۱) سریح بن یونس (۲) سریح بن نعان (۳) احمد بن ابی سریح۔  
جہان کہین حدیث میں واقع ہو بشتین معجہ اور یا تحتانیہ کے ساتھ پڑنا چاہئے۔

عہ یہ بھی بخاری رحمہ وسلم کے استناد میں۔ اور جریری میں یہ نسبتی بطرف جریر بھی جاتی ہے  
عہ اہل حدیث (انصار کے قبیلہ سلمیٰ کی طرف منسوب کرنیکی وجہ سے بکسرین حملہ پڑنا چاہئے۔  
سے متاخرین نے میم کو مفتوح پڑایا ہے اور اسکے نسبت قبیلہ ہمدان کی طرف کی جاتی ہے۔  
معہ عراق عجم کے ایک شہر ہے اور صحیحین میں اس شہر کی طرف کہیں نسبت نہیں کئے گئے۔  
عہ یہ شخص بن حسن بن عکاب بن ابی سہل کے کاح کیا تھا (قد کمر) حدیث کہہ رہے اللہ وہ  
سے سنسان بن ابی سنسان اور سنسان بن... ریمہ اور سنسان بن سلیمہ اور احمد بن  
اور ابو سنسان ضررہ اور ام سنسان یہ سب سنسان بن عکاب کے قبیلہ سنسان سے قریب سرچے جاتے  
ہیں۔ مگر یہ کل سین حملہ و نون کے ساتھ پڑتے ہیں۔

دو باجم متنہ فی اقسام احادیث کو جمع کرنا اکثر تہذیبی رحمتہ اللہ علیہ کی عادات بات ہے گو بعض ہر باجم منافات سمجھی جاتی ہے مگر تعقی نظر کا نیک نتیجہ اس مسئلہ کے حل کا فی یقین دلاتا ہے کہ ان دونوں صوفیوں میں باجمی کوئی منافات نہیں مثلاً جس حدیث میں (ہذا احادیث حسن صحیحہ) فرماتے ہیں -  
(۱) اس جملہ کے یہہ معنی ہو سکتے ہیں کہ یہہ حدیث حسن ہے صحیحہ -

(۳) یا یہی ہو سکتی ہیں کہ ایک سناو کی حیثیت سے (ہذا حدیث صحیح) کہنا نامناسب  
 نہیں اور ایک دوسری سناو کے لحاظ سے (ہذا حدیث حسن) کہنا غلط نہیں۔  
 (۴) یا یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ (حسن) سے حسن مراد ہو اور (صحیح) سے صحیح اصطلاحی یا باطنی  
 (۵) یا یہی ہو سکے ہیں کہ صحیح سے (صحیح لغوی) اور (حسن) سے (حسن لفظی) مراد ہو پس جو وہ بالا  
 (ہذا حدیث حسن صحیح) کہنا نامناسب سمجھا جائیگا اب یہی بحث اس سلسلہ میں کہ (ہذا حدیث  
 حسن غریب) کیونکر صحیح ہو جائیگا اسکا جواب نمبر سوم سے ہی ممکن ہے اور یہ جواب یہی  
 ہو سکتا ہے کہ حسن (حسن) کی تعریف میں تعدد طرق مذکور ہو وہ (ما نحن خیرہ) سے خارج ہے  
 بلکہ ہماری مراد اسکا تفسیر ہے اور اسکا غریب کیساتھ جمع ہونا ممکن نہیں دفع علیہ البوائق  
 یہ تحریر دیکھ کر کوئی پتہ نہ ہو گا کہ حسن کی تفسیر میں تعدد طرق مذکور غریب کی تفسیر میں

**زیادتی** حدیث میں کرنی مختلف فیہ ہے مگر قول مفتی بہ یہ ہے کہ زیادتی عالم متحرک کی جائز مانی جاتی ہے۔

**نقل** بالمعنی عالم متحرک کو جائز ہے۔

**مرادف** کامرادف کی جگہ لفظ کا استعمال یا متن کی صورت بدلی نہی یا اختصار کرنا ہرگز جائز نہیں مگر عالم متحرک کو۔

**حدیثنا** یا حدیثی کے ساتھ اس وقت روایت کر سکتے ہیں جبکہ الفاظ زبان شیخ سے سنے گئے ہوں عہ

**اخبارنا** یا اخباری کے ساتھ اس وقت روایت کر سکتے ہیں جبکہ شیخ کو احادیث سنائی گئی ہوں

**مشہور** سے اس وقت تعبیر کر سکتے ہیں جبکہ متابعت لفظاً اور معنایاً جاتی ہو۔

**سحویہ** سے اس وقت تعبیر کر سکتے ہیں جبکہ متابعت صرف لفظاً ہی سمجھی جاتی ہو۔

**لفظ حسد** جان کہین احادیث میں واقع ہو وہاں غبط مراد ہے۔

عہ منوات میں ہوا مرکبات میں۔

عہ تحریف اور اخبار میں کوئی مفید فرق نہیں مگر جبکہ ابھی فرق میں کوشش کی گئی اور استفادہ تکلفات کرنے پڑے۔ سچ تو یہ ہے کہ ابھی تفریق اہل شرق کی اصطلاحی بات ہے مغربین کے منافی نہیں نہ وہ اس کے قائل بلکہ علی العموم تحریف اور اخبار ایک ہی معنی میں متعل ہے۔

نقل غلط یعنی اس امر کی آرزو اور خواہش کرنی کہ جو کسی شخص خاص کو حاصل ہے (تمذیب) اگر یوں کہا جائے کہ جس قدر خدا نے تجھے مال متاع یا علم و فضل یا اعزاز سزاوار فرمایا اگر تجھے نہی عنایت فرماتا تو میں ہی تجھے جیسا تو ابی امور میں صرف کرتا "غرض اس قسم کی جائز آرزو خواہش کرنی جائز شرعی مسئلہ کے اصولی خیال کے ناموافق نہیں جیسے اس قسم نامائز آرزو کرنی کہ "مجھے خدا محروم نہ کرے اور مجھے نصیب" سنائی سچی جاتی ہے۔

# يجمع بين الصلوتين بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء

جہاں کہیں حدیثوں میں وارد ہوتا ہے وہاں جمع صوری مراد ہوتی ہے مگر جمع میں المغرب الشامز لفعہ میں جمع حقیقی کے ساتھ باؤل کیجاتی ہے۔  
 اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے ملک کو کسی کے ہاتھ میں شرط کہ اگر میں تجھ سے پہلے مروں تو یہ ملک تیری ہے اور اگر تو مجھ سے پہلے مرے تو میری ہے دینے کا معاہدہ ہے۔  
 اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی ملک کو کسی غیر کے ہاتھ بقید حیات بختزدے۔ اور لفظ ذیل باب البیع میں مروج میں

رقبہ

عمر

عنه كثره (يجمع بين الصلوتين بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء) یا بین المغرب والعشاء  
 احادیث میں واقع ہوتا ہے۔ جبکی تاویل اخاف کے پاس جمع صوری کے ساتھ کیجاتی ہے مگر قاضی نے  
 اور جمع صوری اوسکو کہتے ہیں کہ ایک نماز آخر وقت پڑھی جائے اور دوسری نماز اوس کی تبدیلی دیت  
 اور بعض ارباب سبب جمع حقیقی کے ساتھ تاویل فرماتے ہیں جبکی یہ سبب ہیں کہ دو منتقل زمانہ ہیں  
 دوسرے نماز کے وقت میں پڑھی جائیں عام اس کے خلاف ہے مگر اگر کوئی کہوے تو جائز ہے کہ ایک نماز کے بعد  
 عملہ کو اس قسم کا معاہدہ کرنا مصلحت کے خلاف ہے۔ گرنہ ہم اگر کوئی کہوے تو جائز ہے کہ ایک نماز کے بعد  
 ہمارے امام صاحب اور امام محمد رحمہم اللہ کے پاس صحیح نہیں اور امام ابو یوسف کے پاس جائز ہے اور بعض لوگ اس  
 سے غرض جب کہ وہ شخص زندہ رہتا ہو اور عطلہ یا رکات نہ صرف کہ ایک شخص سمجھا جائے بعد انتقال انہوں کے  
 سنتی ہو تو اختلاف بعض کا قبیل جو کہ وہ سنتی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ عطلہ فی نفسه اور بعد جہاں تک باطل ہے چاہے وہ  
 بھارت ہو کہ ورنہ من اعمر عی فی اللہ اعمی با وینا ولفہ قال ان العیہ یزات کا علم  
 اور بعض کا یہ رائے کہ ورنہ اوس عطلہ کے سنتی نہیں سمجھے کیونکہ عطلہ فی نفسه عینہ میں بلکہ ایک مستعار ہے کہ اگر  
 اصل کے ایک طرف کسی بدعت ضروری ہو چنانچہ حدیث میں دراز (واذا قائل ہے لک ما عشت فاما ترحم  
 الی صاحبہما) غرض اصل فیصل یہ ہے کہ اگر کوئی عطلہ وقت عطا ہوں کہہ کہ میں نے تجھ سے اپنے عطلہ کا ایک بنا دیا  
 اور وہ بدعتی اور سنتی ہو یا اتفاق یہ سمجھا جاتا ہے اور اگر مطلقاً ہی لک عشت کہہ تو مجھ کو اوسکو حکم اولیٰ  
 داخل کرتے ہیں اور اگر کوئی اصل کا معاہدہ کرنا وہاں اور اگر وہی ایک ما عشت دے دے تو ایک ہی بدعتی  
 کہے تو یہی ہمارے پاس حکم اولیٰ ہے۔ اور اگر کوئی اصل اور امام محمد رحمہم اللہ کے پاس کہہ دے تو ایک ہی بدعتی  
 کہے تو یہی ہمارے پاس حکم اولیٰ ہے۔ اور اگر کوئی اصل اور امام محمد رحمہم اللہ کے پاس کہہ دے تو ایک ہی بدعتی

علاوہ تحریر سے عموماً مراد ہے خواہ میوہ ہو خواہ غلہ یا باج  
علاوہ تمبیلا یون کہہ سکتے ہیں کہ (مین نے اپنی جمیع مکانات کو بیع کئے) مگر وہ مکان اب یہ غلہ  
کہ وہ مکان عدہ میں یا بڑے - یا طلائی - یا نقدی - یا شکستہ میں - یا غیر شکستہ - لہذا یہ بیع بھی  
جائز نہیں مانا اگر اوستثنیٰ مکانوں کو معین اور معلوم کرادے تو بیع بلا شنبہ جائز اور صحیح ہوگی -  
مسئلہ عادی بات اور واجی چال عرب کی بیہوشی کہ اپنے باغ کے بعضہ درخت کسی محتاج کو میوہ کہا نیکی  
غرض سے دیدیا کرتے اور اگر وہ محتاج اوسمی باغ میں اپنے اہل عیال کیساتھ آ رہتا اور اصل مالک  
کی آمد و رفت دن کی تکلیف کا باعث ہوتی تھی تو اصل مالک اپنے پاس سے اوسکو محدود  
مقدار میوہ دیکر وہ خیراتی درخت کا میوہ خرید کر لیا کرتے جمیع اوس فقیر کا پہلا مہو جاتا اور تکلیف  
آمد و رفت سے بکدوش - اور علما و ائیں اوسکو (۵) دست سے کم میں محدود کرنا ہے کما حد لعلیہ  
حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیع یام جائزیت میں ہوا کرتی تھی - بیع شتری کی باہمی ضایا خیار  
کہ نہ مالک کی طرف سے یا نہ اسے بیع منع ہو جاتی تھی (مستدرکات) اوسکو بھی منع فرمایا ہے  
مسئلہ بیع مندرجہ ذیل (۵) فافہم -

**بيع الحصاة** اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی مشتری اپنے بائع سے بون  
کے کہ جب شیری چیز پر کنکرے پہنکوں تو اوس چیز کی  
بيع منعقد ہو جائیگی یا بائع اپنے مشتری سے بون معاہدہ  
کر لے کہ جس چیز پر شیری کنکری گرے گی وہ چیز  
تیرے ہی ہات فرودخت کروں گا۔

**بيع الغرر** اوس کو کہتے ہیں کہ بيع مجہول ہو یا بائع کے ید قدرت  
میں نہ ہو جیسے منوز موتی دریا میں ہوں اور خریدو  
فروخت کیجاوے وقس علیہ البوائی

**بيع جبل الجبل** اوسکو کہتے ہیں کہ باردار مادہ مادی جسے پر اوسکو  
بچہ ہو اور یہ بچہ اوس موجودہ باردار کے پیٹ میں  
فروخت کیا جائے اور یہ بيع اس طرح ہے جیسے  
موجودہ حمل کا بچہ لائق بيع نہیں

**بيع العبران** اوسکو کہتے ہیں کہ جو چیز بائع کو باین شرط دیا جائے کہ  
راگربہ بيع پوری تکمیل ہو لے تو یہ چیز اوسکی قیمت میں  
مجر ہوگی ورنہ یہ چیز واپس ہوگی  
**قراءة علیہ** جہان کہیں اسنادوں میں واقع ہوتا ہے وہاں  
استاد کو سنانا مراد ہوا کرتا ہے۔

علیہ اسکے اور ہی ایک معنی ہیں وہ یہ کہ میں اس قدر زین بیجے جہاں تک تیرا کنکر جا سکتا ہے  
اور یہ بيع بھی منع کی گئی۔ علیہ جسکو ہمارے اردو محاورہ میں (میانہ) اور (سائی)  
کہتے ہیں اور یہ بیچ بھی ہے۔ سے چنانچہ کتب نسائی میں اکثر مذکور ہے اور نسائی کا (قراءة)  
علیہا کہنا نامناسب نہیں کیونکہ انکے استاد حارث بن مسکین نابینا کی وجہ سے طلبہ انکی تیس  
اپنے یار سے فرمایا کرتے تھے لیکن چونکہ نسائی رحم سے کچھ بڑی طنی خصوصیت کا تعلق ہی تھا جسکی وجہ سے  
یہ بیچ چھپانے خاموشی کرنا عفت کرنا کرتے اسلئے (قراءة علیہ) فرماتے ہیں۔

لا یصح

(فی هذا الباب) جہاں کتب احادیث میں واقع ہوتا ہے وہاں ضعف حدیث مراد ہوتا ہے یا حدیث کا موضوع ہونا۔ ہذا حدیث مسند سے مرفوع صحابی مراد ہے۔

الزعم

(من السنة کذا) سے موقوف صحابی مراد ہے کہی معنی میں (قول) کہے ہی آتا ہے جیسے (انک ترعمر لا تعود ثم تعود) ای انک تقول لا تعود اے جس غازی فوج میں حضرت رسالت پناہ صلعم تشریف فرما نہوں وہ غازی فوج جس میں آنحضرت صلعم اس علیہ وسلم تشریف فرما ہوں کہی معنی میں (فعل) کہے ہی آتا ہے جیسے (لا امن قال هکذا هکذا هکذا) کہی معنی میں (اخذ) کہے ہی آتا ہے جیسے (قال بیک) اور کہی (فشی) کہے معنی میں آتا ہے جیسے (قال برجله ونحو ذلک)

سیر  
غزوہ  
قال

اصح

(ما فی الباب) جہاں کہیں کتب احادیث میں واقع ہوتا ہے وہاں اس سے ارجح اور اقل ضعف مراد ہوا کرتی ہے۔

رباط

اوسکو کہتے ہیں کہ سرحد اسلام پر بمقابلہ دشمنان میں مستعد اور نگہبانی کے لئے بیٹھنا۔ جس سے متابع اور شاہد اور منکر و شاذ وغیرہ کے معرفت ہو جائے۔

اعتبار

نسب الی الحرف

یا منسوب الی الشہر۔ یا منسوب الی الحی یا لقب یا یا تخلص یا بلفظ ابن یا لفظ بنت۔ اپنے اسم یا قبل کی صفت واقع ہوتا ہے۔



لفظ ليس کہی معنی میں الاوسوی کے آتا ہے۔  
 لفظ نفاس کہی معنی میں حیض کے آتا ہے۔  
 لفظ مولیٰ کہی معنی میں غلام کے آتا ہے۔  
 لفظ زوج کہی معنی میں زوجہ کے آتا ہے۔  
 لفظ غیر مرکا یا غیر واحد جہان کہیں حدیثوں میں  
 واقع ہوتا ہے وہاں (کے بار یا کئے شخصوں سے)  
 مروی ہونا سمجھا جاتا ہے۔

سچی حدیث جہان کہیں بجل کر کے احادیث میں واقع ہوتا ہے  
 اوس سے ربع رکعتیں مراد لی جاتی ہے۔

عہ جیسے فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الخلاء  
 فيقرأ القرآن ویا کل معنا الحمد ولم یکن یحجبه عن القرآن فتشی لیس  
 التجنابة میں لفظ لیس بمعنی الّا ہے۔

عہ جیسے فقال ما لک انفسیت قلت نعم قال هذا امر کتبہ اللہ  
 عہ جیسے عن شہاب عن جیب مولی عروۃ میں لفظ مولی بمعنی غلام  
 عہ جیسے عن میمونۃ بنت الحارث زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 میں زوج بمعنی زوجہ ہے۔

# سند حلق

— (❖) —

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على  
رسوله محمد سيد الانبياء والمرسلين وعلى الدواصح  
اجمعين اما بعد فيقول العبد المفتقر الى الله الغني  
الهادي المدعو بمصنوع على المراد ابا دى سترا لله عثمان  
وزله - وسدد بسداد فضله خله ان المولى محمد مصطفى  
بن قاضى محمد ركن الدين قد استمع وقرأ على الامهات  
المست المحتوية للصحيح والحسان من احاديث سيد  
نبى الانس والجان الصحيحين للشيخين والجامع  
المستند للترمذى والسنن للنسائى والسنن لابى داود  
السجستانى والسنن لابى ماجه القزوينى والموطأ  
للإمام محمد والسنن للدارمى رضى الله تعالى عنهم  
اجمعين وافاض علينا من ركبهم وجمعنا معهم  
يوم الدين فاجيزه ان يروى عني بما مكها احاز  
بها خاتم المحدثين مولانا المولى احمد على السهارنفورى

تفضل الله به برحمة بعد ما سمعت بعضها منه  
 وقرأت بعضها عليه وقال وحصل له القراءة  
 والسماعة والاجازة من مولانا الشيخ محمد اسحاق  
 وحصل له القراءة والسماعة والاجازة من مولانا  
 الشيخ عبد العزيز وحصل له القراءة والسماعة  
 والاجازة من والده الشيخ مولانا ولي الله بن الشيخ  
 عبد الرحيم الدهلوي وغيره من اسماء الرواة  
 لا حاجة الى ذكرها لكونها مذكورة في الكتب  
 المحول عليها باسمها فعليه بالضبط والاتقان  
 في الالفاظ والمعاني والتثبت والتيقظ في المقاصد  
 والمباني واوصيه بتقوى الله ذي القوة المتين و  
 الاختصار بسنة رسوله الامين والاجتناب عن  
 صحبة الذين اخرجوا لبدع في الدين وباشاعة العلوم  
 السنية السنية الدينية والاحتراز عن كل ما  
 يخالفها وعن التدليس برغز اهل الدنيا الدنية واسأل  
 لي ولله ان يوفقنا لما يحب ويرضى ويجعل اخرتنا خيراً  
 من الاول ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم  
 والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد خير الانام  
 وآله الكرام واصحابه العظام الى يوم القيامة



مكتبة محمد منصور علي الماراد آبادي